مسلسل اشاعت کے 56 سال

ماہنامہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ:۷ جلد:۲۳ | جولائی 2019 | ذیقعدہ ۱۴۴۰

- فضائل النبی ﷺ از مسلم شریف
- سیدنا حضرت عیسیٰ ابن مریم کی قبر اور تدفین کہاں ہوگی؟
- سیدنا علیؓ کے سوالات اور سیدنا حسنؓ کے جوابات
- حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کا یادگار واقعہ
- پاکستان بحرانوں کی زد میں
- جناب بھٹو صاحب اور ردّ قادیانیت

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۷ جلد: ۲۳

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانوی
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوری
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی
مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحب
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات
حضرت مولانا محمد شریف جالندھری
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن
پیر جی حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصرالدین خاکوانی مدظلہ
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486, 0300-4304277

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

پاکستان بحرانوں کی زد میں	مولانا اللہ وسایا	03
خدام الدین و ترجمان اسلام لاہور کے مطلوب شمارہ جات کی فہرست	// //	04

مقالات ومضامین

سرور کائنات ﷺ کے حضور (نعت شریف)	جناب عاصی کرنالی	12
فضائل النبی ﷺ از مسلم شریف (قسط نمبر:۲)	مولانا محمد شاہد ندیم	13
عالم عالم...... آنحضرت ﷺ کا ذکر خیر	مرسلہ: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی	16
سیدنا حضرت علیؓ کے سوالات اور سیدنا حسنؓ کے جوابات	انتخاب: حافظ محمد انس	19
احکام عید الاضحیٰ	حضرت مولانا محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ	22
والد کا بیٹی کے نام یادگار نصیحت آموز خط	حضرت مولانا اسعد مدنی	25
مشکلات کی آسانی کے لئے وظائف	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	27

شخصیات

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کا یادگار واقعہ	حافظ محمد اسحاق ملتانی	28

ردقادیانیت

سیدنا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی قبر اور تدفین کہاں ہوگی؟	مولانا غلام رسول دین پوری	32
قادیانی سوال کا جواب	مولانا عبد الحکیم نعمانی	35
جناب بھٹو صاحب اور ردقادیانیت (قسط نمبر:۲)	مولانا اللہ وسایا	37
مخدوم جناب نور محمد کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب	ادارہ	43
جناب فیض سلیم اور مرزائی مبلغ	محمد منظور احمد آفاقی	51

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	53
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	54

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

پاکستان بحرانوں کی زد میں

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ . اما بعد!

جب سے جناب عمران خان کو حقیقی مقتدر قوتوں نے سلیکٹ کیا ہے۔ اس دن سے ملک عزیز مملکت خداداد پاکستان روز بروز بحرانوں سے نبرد آزما ہے۔ آج ۱۴؍جون ۲۰۱۹ء کے اخبارات کی اطلاعات مظہر ہیں کہ ڈالر پاکستانی روپے کے اعتبار سے ۱۵۷ روپے کا ہوگیا ہے۔ یہ ملکی تاریخ میں روپے کی بدترین ناقدری کی اپنی مثال آپ ہے۔ گزشتہ دنوں سپریم کورٹ کے فاضل جج فائز عیسیٰ صاحب نے نواز شریف دور میں موجودہ وزیراعظم عمران خان کے دھرنے کو حساس قوتوں کی کرشمہ سازی اور شاخسانہ قرار دیا۔ حساس قوتوں نے حکومت کے ذریعہ فاضل جج کے خلاف ریفرنس دائر کردیا۔ کراچی سے خیبر تک وکلاء برادری میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔ اس پر عدالتوں کا بائیکاٹ، احتجاج، ہڑتال کا اعلان ہوگیا۔ حکومتی اشیر باد رکھنے والے اعلیٰ مقتدر قوتوں کے زلہ خوار قانون دانوں نے ہڑتال سے اختلاف کیا اور یوں ملک کا یہ معزز طبقہ بھی اختلافات کا شکار ہوکر اپنی زبوں حالی سے دوچار ہوا۔

جناب عمران خان کو جب سے لایا گیا۔ وقتاً فوقتاً مہنگائی کے عفریت نے ایسا اپنا پھن پھیلایا کہ پورے ملک کے عوام کی ہڈیاں چیخ گئیں۔ افراتفری، زبوں حالی، پریشانی نے عوام کے دماغوں کو ماؤف کردیا۔ روپے کی ناقدری سے اربوں ڈالر کا رات ہی رات میں ملک پر قرضہ بڑھ گیا ہے۔

ان حالات میں وفاقی بجٹ پیش ہوا۔ شاید ضروریات زندگی کی کوئی ایسی شئے نہیں جس پر ٹیکس نہ لگایا گیا ہو۔ ہر چیز کے نرخ بڑھ گئے۔ غریب طبقہ کا بلا مبالغہ جینا دوبھر کردیا گیا ہے۔ رہی سہی مہنگائی کی کسر صوبائی بجٹ نکال رہے ہیں۔ جناب عمران خان ملک کے لئے بحران خان ثابت ہوئے ہیں۔ بجٹ کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے جناب عمران خان نے بدر کے دور کے صحابہ کرام ؓ کو معاذ اللہ بزدل اور احد کے شرکاء صحابہ کرام ؓ کو لوٹ کھسوٹ کے مرتکب قرار دیا۔ اس پر مفکر اسلام مولانا مفتی محمود ؒ کے پوتے، قائد جمعیۃ علماء اسلام مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے صاحبزادہ اور قومی اسمبلی کے ممبر مولانا اسعد محمود، حضرات صحابہ کرام ؓ کے مقام ومرتبہ پر گفتگو کرکے حکومتی سربراہ کی یاوہ گوئی پر قومی اسمبلی کے فورم پر اپنا

موقف پیش کرنا چاہتے تھے۔ حکومت نے انہیں وقت نہ دیا۔ مجلس عمل کے ممبران نے احتجاجاً قومی اسمبلی سے بائیکاٹ کیا۔ تمام تر حالات کسی بڑے بحران کی نشاندہی کرتے نظر آتے ہیں۔ چاروں جانب خطرات بڑھ رہے ہے۔ پوری قوم سراپا حیران و ششدر اور منجدھار میں ہچکولے کھاتی کشتی پر سوار ہے۔ بحران پر بحران جنم لے رہے ہیں۔ اللہ کریم عافیت فرمائے۔ آمین!

باہر کی قوتیں جو کام پرویز مشرف سے اسلام اور ملک کے خلاف نہ کراسکیں وہ نوازشریف نے انجام دیئے۔ جو کام نوازشریف نہ کرسکے وہ کام باہر کی طاقتوں نے موجودہ حکمرانوں سے کرانے تھے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ نے کرم کیا کہ قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب میدان میں آگئے۔ پوری قوم ان کے ساتھ ہوگئی۔ کفر کے ایجنڈے کو بریک لگ گئی۔ اس پر وہ قوتیں تلملا رہی ہیں۔ غرض کفر و اسلام کی آویزش جاری ہے۔ اللہ رب العزت حق کو فتح نصیب فرمائیں۔ امین بحرمۃ النبی الکریم!

خدام الدین و ترجمان اسلام لاہور کے مطلوب شمارہ جات کی فہرست

خانقاہ عالیہ قادریہ شیرانوالہ لاہور کے پرانے مسترشد جناب صلاح الدین صاحب آف ٹیکسلا ہفت روزہ خدام الدین لاہور کا اشاریہ مرتب کرنا چاہتے تھے تو انہیں یہ ضرورت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی ''ختم نبوت لائبریری'' ملتان میں لے آئی۔ آپ نے انکشاف کیا کہ خدام الدین لاہور کی مکمل فائل کہیں بھی دستیاب نہیں۔ متفرق بعض شمارے یا بعض جلدیں تو بعض دوستوں کے ہاں دستیاب ہیں لیکن مکمل ریکارڈ ایک جگہ موجود ہو، ایسا نہیں ہے۔ یہ سن کر سخت تعجب ہوا کہ ابھی اگر یہ حال ہے تو مرور زمانہ کے ساتھ آگے اس کا ملنا کتنا مشکل ہوجائے گا؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے: (۱) ہفت روزہ ختم نبوت کا مکمل ۳۷ سالہ ریکارڈ، (۲) ماہنامہ لولاک ملتان کا مکمل ۲۲ سالہ ریکارڈ، (۳) ۶۰ / احتساب قادیانیت کی جلدیں، (۴) اور اپنی سینکڑوں مطبوعہ کتب کو انٹرنیٹ پر ڈال دیا ہے اور اس کا خاطر خواہ فائدہ بھی ہوا۔ جہاں دنیا اس سے استفادہ کررہی ہیں وہاں یہ سارا ریکارڈ محفوظ بھی ہوگیا ہے۔ الحمدللہ!

خیال ہوا کہ لاہور جاکر حضرت میاں محمد اجمل قادری مخدوم زادہ کے ہاں دھونی رما کر بیٹھ جاؤں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پہلے تو پورا خدام الدین جمع کرائیں۔ پھر اسے سکین کرا کے انٹرنیٹ پر چڑھائیں۔ بس اسی سوچ میں تانے بانے جاری تھے کہ ختم نبوت لائبریری ملتان کا رجسٹر منگوایا۔ خدام الدین لاہور، ترجمان اسلام لاہور اور ہفت روزہ چٹان لاہور کے اپنی لائبریری میں موجود ریکارڈ کو ملاحظہ کیا تو حوصلہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یہ کام ہمیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ ہر ایک کی اپنی اپنی ترجیحات ہوتی

ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ جو چیز آپ کے ہاں اہم ہو وہ دوسرے کے ہاں بھی اس درجہ کی اہم ہو۔ ویسے بھی مثال مشہور ہے: ’’پرائی بکری کو کوئی گھاس نہیں ڈالتا۔‘‘

یہ سوچا اور پھر اللہ رب العزت کا نام لے کر ان تینوں رسالوں کی تلاش کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ دوستوں نے دل و جان سے اس کار خیر میں بھی حصہ ڈالا کہ جسم کا ’’رؤاں رؤاں‘‘ ان کا سپاس گزار ہوگیا۔ لیکن بعض جگہ ایسی روح فرسا صورتحال پیش آئی کہ ان کو ذکر کرنے سے جسم کے ساتھ روح کو بھی کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ بعض حضرات نے ان رسائل کا ریکارڈ دریا برد کر دیا۔ بعض نے قبرستان میں دفن کر دیا۔ بعض نے ردی میں دے دیا۔ کہیں پورے ریکارڈ کو دیمک چاٹ گئی، کہیں یہ خزانہ سیم وتھور زدہ جگہ پر ہونے کی وجہ سے ریزہ ریزہ ہوگیا، یہ صورتحال نظر آئی تو دن کو تارے نظر آنے لگے۔ مگر بایں ہمہ قارئین! بعض حضرات نے لائبریریوں کے ساتھ دل کے دروازے بھی وا کر دیئے۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع فیصل آباد کے سابق امیر مولانا نور احمد مظاہری، صاحبزادہ جناب ماسٹر محمد رفیق صاحب نے خدام الدین کے ساتھ اپنے والد مرحوم کی مکمل لائبریری مجلس کو وقف کر دی۔ مانسہرہ کے مفتی وقار الحسن خطیب جامع مسجد، لاہور جامع انار کلی حضرت مولانا میاں عبدالرحمن مرحوم کے صاحبزادگان اور جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ کے صاحبزادگان نے جتنا ریکارڈ تھا خوش دلی سے دے دیا۔ ہمارے ڈاکٹر جناب دین محمد فریدی بھکر نے دن رات ایک کر کے بہت سارے دوستوں سے مواد اکٹھا کیا۔ ہمارے مرحوم دوست مولانا محمد یعقوب ہرنولوی کے صاحبزادے مولانا فیض اللہ صاحب نے فقیر کے ساتھ چناب نگر کا سفر کیا۔ سارا ریکارڈ ہمراہ لیا۔ خوشاب ضلع کے مبلغ مولانا محمد نعیم، بہاول پور کے مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد ساجد لیہ نے بھی بعض احباب سے ان رسائل کو جمع کیا۔

مولانا قاری جمیل الرحمن اختر لاہور کی دعائیں، مولانا عزیز الرحمن ثانی کے بجٹ کے اعداد وشمار نے بھی ڈھارس بندھوائی۔ چوہدری والا رکھ ضلع فیصل آباد کے حضرت حافظ فتح شیر صاحب مرحوم کے صاحبزادے کے پاس بھی جو تھا تھما دیا۔

جامع مسجد سبز خیر پور ٹامیوالی کے ناظم مرحوم مولانا نیاز محمد کے صاحبزادہ مولانا قاری محمد ارشد نے مجلد، غیر مجلد جتنا ان رسائل کا ریکارڈ تھا فون کر کے سپرد کیا۔ خانیوال کے متحرک مذہبی رہنما مولانا پروفیسر عطاء المنعم نے روزہ کی حالت میں فقیر کے ساتھ سفر کیا۔ خانیوال چک نمبر ۸۴ کے قاری عبدالمالک، جامع مسجد مکی میاں چنوں کے حضرت مولانا محمد یوسف رحمانی مرحوم کے جانشین مولانا حبیب الرحمن، میاں چنوں مدرسہ سراجیہ کے بانی حضرت مولانا حافظ عبدالحق مرحوم کے صاحبزادہ مولانا عطاء الحق نے جو کچھ جمع تھا وہ ریکارڈ سپرد کیا، بلکہ مؤخر الذکر تو بقیہ ریکارڈ کے حصول کے لئے دیوانہ وار اس کام کو قومی و مسلکی خدمت سمجھ

کر قلب وجگر کی اتھاہ گہرائیوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ لیہ سے حضرت مولانا محمد حسین موتی مسجد والوں نے بھرپور نظر توجہ کی۔ ملتان کے حضرت مولانا مفتی فضل محمد صاحب مفتی قاسم العلوم ملتان نے جو موجود تھا وہ ریکارڈ سپرد کیا۔ مچن آباد سے قاری محمد اکمل صاحب بھی مان گئے۔ ان کا اعلان تو تھا کہ پچیس سال کا مکمل ریکارڈ میرے پاس ہے۔ مگر ۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو قطرہ خون نکلا

انہوں نے چار جلدیں اور چند کھلے شمارے جو ان کے پاس موجود تھے قابل واپسی کی شرط پر عنایت کئے۔ جناب صلاح الدین ٹیکسلا والوں نے جہاں کہیں سے جو جمع کیا اور ان کے ذاتی تصرف میں تھا وہ عنایت کیا۔ گاڑی کی ڈگی بھر گئی اور اس سے خاصا حوصلہ افزا سفر طے ہوا۔ بہت سارے مزید دوستوں سے بھی تعاون ملا ہوگا۔ ایک بات تو طے ہے کہ جہاں اس کام کے لئے جانا ہوا کسی نے خالی واپس نہیں کیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ساتھیوں نے محبت واعتماد سے سرفراز فرمایا۔ یہ تو سرسری رپورٹ ہے۔ ہمارے دفتر میں جتنا پہلے سے جمع تھا اس سے دو چند مزید جمع ہوگیا۔ ان شاء اللہ العزیز! مایوسی نہیں ہے۔ بہت سارا ریکارڈ ڈبل، ٹرپل جمع ہوگیا تو اب چناب نگر لائبریری کے لئے دوسرا سیٹ بھی جمع کرنا شروع کردیا ہے۔ بعض مقامات سے فون پر پیغامات ملے۔ وہ جندوجان سے تعاون کے لئے تیار ہیں۔

یاد رہے کہ ''خدام الدین وترجمان اسلام'' ہر دو رسائل کو شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری ؒ نے جاری کیا۔ ان کے جانشین میاں محمد اجمل قادری ملتان دفتر تشریف لائے۔ قدیم وجدید جمع ہونے والا ذخیرہ دیکھا۔ خوشی سے جھوم جھوم اٹھے۔ دعاؤں سے نوازا۔ فقیر نے ان سے عرض کیا کہ خدام الدین کا اشاریہ جو جناب صلاح الدین ہزار صفحات سے زیادہ مسودہ مرتب کر چکے ہیں، اسے شائع کرنا اور ان دونوں رسائل کے مکمل ریکارڈ کو انٹرنیٹ پر سکین کر کے ڈالنا، یہ آپ کی نظر عنایت کا محتاج ہے۔ انہوں نے بقیہ مواد جمع کرانا، اشاریہ شائع کرانا اور تمام ریکارڈ کو انٹرنیٹ پر ڈالنے کا نہ صرف وعدہ فرمایا بلکہ بہت پرزور وپراعتماد اعلان فرمایا۔ قارئین ان تمام باتوں کے باوجود ابھی بہت ساری جلدوں کے چند شمارہ جات کے حصول کا مرحلہ باقی ہے۔ ایک صدی قبل کے ریکارڈ کو جمع کرنا، جن کو بوتل میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ جب کہ ملتان وچناب نگر ختم نبوت لائبریریوں کے لئے مکمل ریکارڈ کو جمع کرنا ہے اور ایک سیٹ کھلا بھی مکمل کرنا ہے۔ جس سے سکین کر کے انٹرنیٹ پر ڈالا جاسکے۔ الحمدللہ! بڑی تیزی سے سفر جاری ہے۔ حضرت لاہوری، حضرت مولانا عبیداللہ انور، حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود، مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ جمعیۃ علماء اسلام کے حواس خمسہ تھے۔ ایسے اکابر کے اس ورثہ کو میاں محمد اجمل قادری مدظلہ پوری دنیا میں قابل استفادہ بنا سکتے ہیں۔ اس کے لئے بہت سنجیدہ نظر توجہ کی ضرورت ہے۔

ریکارڈ جمع کرنا فقیر نے ذمہ لیا ہے۔اسی کے لئے پاگل پن اور دیوانگی کی حد تک کوششیں جاری ہیں۔باقی میاں صاحب اور حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب ہی اس کشتی کو ساحل مراد پر پہنچا سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ توفیق رفیق فرمائیں۔

آپ کو خوشی ہوگی کہ اس وقت تک نوے (۹۰) فیصد ریکارڈ جمع ہوگیا ہے۔بقیہ کے لئے جس کے پاس جو ہو مجلس کی لائبریری کو بلاتاخیر ملتان بھجوائیں۔ ہمیشہ کے لئے دے دیں تو صدقہ جاریہ ہے۔ ورنہ استفادے کے بعد چند ہفتوں میں واپس کر دیا جائے گا۔ دفتر ملتان میں ہفتہ وار خدام الدین لاہور ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کے جو شمارہ جات آج ۱۳رجون ۲۰۱۹ء تک موجود ہیں ان کے علاوہ مطلوب شماروں کی فہرست پیش خدمت ہے۔ مطلوب رسالہ جات کی فہرست ملاحظہ کریں۔ فہرست میں خدام الدین کی جلدوں میں جلد۲ کے بعد آپ ۲۱ جلد پڑھیں گے۔ اس کا یہ معنی ہے کہ درمیان کی ۱۸رجلدیں سو فیصد مکمل ہوگئی ہیں (گویا فہرست میں جن جلدوں کا اندراج نہیں۔ وہ سو فیصد مکمل موجود ہیں) جو نامکمل ہیں ان کے حصول کے لئے مدد درکار ہے۔

ہفت روزہ خدام الدین لاہور کے مطلوب شمارہ جات

جلد نمبر:۱...... شمارہ نمبر۱تا۵۲، مئی ۱۹۵۵ء تا مئی ۱۹۵۶ء اس پہلی جلد میں سے صرف ۱۱شمارے موجود ہیں باقی ۴۱ شمارے ندارد ہیں۔ جو گیارہ شمارے موجود ہیں وہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں: شمارہ نمبر۷، ۱۱، ۱۶، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۴۸۔ ان گیارہ کے علاوہ باقی ۴۱ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۲...... شمارہ نمبر۱تا۵۲ میں سے شمارہ نمبر۲۷، ۲۸، ۲۹ مورخہ ۱۶، ۲۳، ۳۰رنومبر۔ شمارہ ۳۱، ۳۲ مورخہ ۱۴، ۲۱ردسمبر ۱۹۵۶ء۔ کل ۵ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۲۱...... شمارہ نمبر۵۳ مورخہ ۲۸رمئی ۱۹۷۶ء صرف ایک شمارہ درکار۔

جلد نمبر:۲۳...... جلد۲۳ اور ۲۴ میں نمبرات وسنین کی بہت گڑبڑ ہے۔ اس لئے جلد ۲۳ کے مطلوب شمارہ جات کی صرف تواریخ درج کی جارہی ہیں ملاحظہ فرمائیں: مورخہ ۱۷، ۲۴رفروری۔ ۳، ۱۰، ۲۴رمارچ۔ ۲۱راپریل۔ ۱۹رمئی ۱۹۷۸ء۔ کل ۷ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۲۴...... شمارہ نمبر۵، مورخہ ۸رستمبر۔ ش ۷ مورخہ ۲۲، ۲۹رستمبر ۱۹۷۸ء۔ ش ۲۱، ۲۲ مورخہ ۲، ۹رفروری ۱۹۷۹ء۔ کل ۴ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۲۷...... شمارہ نمبر۲۶ مورخہ یکم رجنوری۔ ش ۲۸ تا ۳۱ مورخہ ۱۵رجنوری تا ۵رفروری ۱۹۸۲ء کل ۵ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۳۰...... شمارہ نمبر۳۵ مؤرخہ ۸رمارچ ۱۹۸۵ء۔صرف ایک شمارہ درکار ہے۔

جلد نمبر:۳۱...... شمارہ نمبر۲۲ مؤرخہ ۱۳ردسمبر ۱۹۸۵ء صرف ایک شمارہ درکار ہے۔

جلد نمبر:۳۸...... شمارہ نمبر۱۲ مؤرخہ ۴رنومبر ۱۹۹۳ء۔شمارہ ۵۳ مؤرخہ ۲۱راکتوبر ۱۹۹۴ء۔۲ شمارے درکار۔

جلد نمبر:۳۹...... شمارہ نمبر۳ تا ۵ مؤرخہ ۱۸رنومبر تا ۲ردسمبر۔ش ۷ مؤرخہ ۱۶ردسمبر ۱۹۹۴ء۔ش ۱۳ مؤرخہ ۲۷رجنوری۔ش ۱۸ مؤرخہ ۱۰رمارچ۔ش ۲۶ مؤرخہ ۲رجون ۱۹۹۵ء۔کل ۷ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۴۲...... شمارہ نمبر۲۱ مؤرخہ ۲۲رمئی ۱۹۹۸ء۔

جلد نمبر:۴۳...... شمارہ نمبر۳۵،۳۶، مؤرخہ ۱۰،۱۷رستمبر۔ش ۳۸، مؤرخہ یکم راکتوبر۔۴۰،۴۱ مؤرخہ ۱۶، ۲۳راکتوبر۔ش ۴۶ مؤرخہ ۳ردسمبر ۱۹۹۹ء۔کل ۵ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۴۴...... شمارہ نمبر۵، ۷ مؤرخہ ۱۱، ۲۵رفروری۔ش ۱۱،۱۲ مؤرخہ ۲۴، ۳۱رمارچ۔ش ۱۴ مؤرخہ ۱۴راپریل۔ش ۲۳، ۲۵ مؤرخہ ۱۶، ۳۰رجون۔ش ۳۰، ۳۲، ۳۳ مؤرخہ ۴، ۱۸، ۲۵راگست۔ش ۳۴ مؤرخہ یکم رستمبر۔ش ۴۲ مؤرخہ ۲۷راکتوبر۔ش ۴۳ مؤرخہ ۳رنومبر۔ش ۵۱ مؤرخہ ۲۹ردسمبر ۲۰۰۰ء۔کل ۱۴ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۴۵...... شمارہ نمبر۱،۲ مؤرخہ ۵،۱۲رجنوری۔ش ۲۳ مؤرخہ ۸رجون۔ش ۲۷ مؤرخہ ۱۳رجولائی۔ش ۳۰ مؤرخہ ۳راگست ۲۰۰۱ء۔کل ۵ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۴۶...... شمارہ نمبر ۱۱ مؤرخہ ۸رمارچ۔ش ۳۰، ۳۱ مؤرخہ ۱۹، ۲۶رجولائی۔ش ۴۰ مؤرخہ ۲۷رستمبر۔ش ۵۱،۵۲ مؤرخہ ۱۳،۱۹ردسمبر ۲۰۰۲ء۔کل ۶ شمارے درکار۔

جلد نمبر:۴۷...... شمارہ نمبر۵ مؤرخہ ۳۱رجنوری۔ش ۷، ۹ مؤرخہ ۱۴، ۲۸رفروری۔ش ۱۲ مؤرخہ ۲۱رمارچ۔ش ۱۴، ۱۶ مؤرخہ ۴، ۱۸راپریل۔ش ۱۸ مؤرخہ ۲رمئی۔ش ۲۷ مؤرخہ ۴رجولائی۔ش ۳۲، ۳۵ مؤرخہ ۸، ۲۹راگست۔ش ۴۳ مؤرخہ ۲۴راکتوبر۔ش ۴۸ مؤرخہ ۲۸رنومبر ۲۰۰۳ء۔کل ۱۲ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۴۸...... شمارہ نمبر۶،۸ مؤرخہ ۶،۲۰رفروری۔ش ۱۹،۲۰،۲۱ مؤرخہ ۱۶،۲۳،۳۰رجولائی۔ش ۲۲ مؤرخہ ۶راگست۔ش ۲۴ تا ۵۲ مؤرخہ ۲۰راگست تا دسمبر ۲۰۰۴ء۔کل ۳۵ شمارے درکار ہیں۔

(اس کے بعد کی فہرست ابھی زیر تجویز ہے)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کے مطبوعہ شمارہ جات

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا تأسیسی اجلاس ۱۹۵۶ء میں ملتان منعقد ہوا، جس میں امام التفسیر

مولانا احمد علی لاہوری ﷫ امیر مرکزیہ اور مولانا غلام غوث ہزاروی ﷫ ناظم عمومی منتخب ہوئے۔

جون ۱۹۵۷ء سے سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور سے جاری ہوا۔ تین سال تک یہ سہ روزہ رہا۔ (درمیان میں چار ماہ فوجی حکومت نے بند بھی کر دیا تھا) ۲۰؍جنوری ۱۹۶۱ء کو بجائے سہ روزہ کے اس کو ہفت روزہ شائع کرنا شروع کیا۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی کے فرمان کے مطابق وہ ۱۹۹۰ء میں اس پرچہ کی ادارت سے علیحدہ ہوگئے۔ حالات ایسے تھے کہ ؎

چراغوں میں روشنی نہ رہی

بعد میں میاں مولانا محمد اجمل قادری نے طبع آزمائی کی۔ لیکن ان کے ہاتھوں بالآخر یہ پرچہ دم توڑ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

۱۹۵۷ء آغاز سے ۱۹۹۰ء اختتام تک ۳۳ سال بنتے ہیں۔ حضرت میاں محمد اجمل قادری صاحب کے دوسالہ دور کو بھی شامل کیا جائے تو ۳۵ جلدیں بنتی ہیں اور ۳۵ جلدوں کا تمام ریکارڈ عالمی مجلس کی لائبریری میں ''جو ہے غنیمت'' کے بمطابق موجود ہے۔ بلکہ اس کی صحیح تعبیر یہ ہے کہ ملتان لائبریری ختم نبوت میں ان رسائل کا اتنا ریکارڈ موجود ہے جو باقی کسی بھی لائبریری میں موجود نہیں۔ فالحمدللہ! لیکن اس کے باوجود یہ نوے فیصد ہے۔ بقیہ دس فیصد کے جمع کرنے کا بخار چڑھا ہوا ہے۔ اس کے جمع کرنے کے لئے مدد کی درخواست ہے۔

سہ روزہ ترجمان اسلام ۱۶ جنوری ۱۹۶۱ء جلد نمبر۴ پر اختتام پذیر ہوکر ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء سے ہفت روزہ ترجمان اسلام کا آغاز ہوا۔ ہفت روزہ کی پہلی جلد دوبارہ جلد نمبر۴ سے شروع ہوئی۔ گویا سہ روزہ ترجمان اسلام کی آخری جلد اور ہفت روزہ ترجمان اسلام کی پہلی جلد یہ دونوں ہی نمبر۴ ہیں۔ جلد نمبر۱ تا ۴ یعنی سہ روزہ ترجمان اسلام کے شمارہ جات نہ ہونے کے مترادف ہیں۔ اس لئے سہ روزہ کی چاروں فائلیں درکار ہیں۔ ہفت روزہ سے ندارد شمارہ جات کی فہرست بھی ملاحظہ فرمائیں:

جلد نمبر:۴...... شمارہ نمبر۴، ۵، مؤرخہ ۱۰، ۱۷؍فروری۔ ش ۱۱، مؤرخہ ۳۱؍مارچ۔ ش ۱۲، ۱۳، ۱۵، مؤرخہ ۷، ۱۴، ۲۸؍اپریل۔ ش ۱۶، ۱۷، ۱۸، مؤرخہ ۵، ۱۲، ۱۹؍مئی۔ ش ۲۰ مؤرخہ ۲، ۹؍جون۔ ش ۲۳ مؤرخہ ۳۰؍جون۔ ش ۲۴ تا ۲۷ مؤرخہ ۷ تا ۲۸؍جولائی۔ ش ۲۸، ۲۹، ۳۱ مؤرخہ ۴، ۱۱، ۲۵؍اگست۔ ش ۳۲ مؤرخہ یکم؍ستمبر۔ ش ۳۸ مؤرخہ ۱۳؍اکتوبر۔ ش ۴۷ مؤرخہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۶۱ء۔ اس جلد کے کل ۲۱ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۱۵...... شمارہ نمبر۱ تا ۱۷، مؤرخہ ۶؍جنوری تا ۱۹؍مئی ۱۹۷۲ء۔ کل ۱۷ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۱۷...... شمارہ نمبر ۳۶، ۳۷، ۳۸ مؤرخہ یکم، ۸، ۱۵؍نومبر ۱۹۷۴ء۔ کل ۳ شمارہ جات درکار ہیں۔

جلد نمبر: ۲۳...... شمارہ نمبر ۲۲، مؤرخہ ۳۰؍مئی۔ش ۲۵ تا ۳۵، مؤرخہ ۲۰؍جون تا ۲۸؍اگست۔ش ۳۹ تا ۴۱، مؤرخہ ۲۶؍ستمبر تا ۱۰؍اکتوبر۔ش ۴۳ تا ۵۲، مؤرخہ ۲۴؍اکتوبر تا ۲۶ دسمبر ۱۹۸۰ء۔ کل ۲۵ شمارہ جات درکار ہیں۔

جلد نمبر: ۲۴...... شمارہ نمبر ۱، ۳ مؤرخہ ۲، ۱۶؍جنوری۔ش ۶، ۷ مؤرخہ ۶، ۱۳؍فروری۔ش ۱۲ تا ۱۹ مؤرخہ ۲۰؍مارچ تا ۸؍مئی۔ش ۳۸ مؤرخہ ۱۸؍ستمبر ۱۹۸۱ء۔کل ۱۳ شمارہ درکار ہیں۔

جلد نمبر: ۲۵...... شمارہ نمبر ۲۸ تا ۳۲ مؤرخہ ۹؍جولائی تا ۶؍اگست۔ش ۳۷ مؤرخہ ۱۰؍ستمبر۔ش ۴۰ تا ۴۶ مؤرخہ یکم؍اکتوبر تا ۱۲؍نومبر۔ش ۴۹ تا ۵۲، مؤرخہ ۳؍دسمبر تا ۲۴؍دسمبر ۱۹۸۲ء۔کل ۱۷ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر: ۲۶...... شمارہ نمبر ۱ مؤرخہ ۷؍جنوری۔ش ۶، مؤرخہ ۴؍فروری۔ش ۱۰، مؤرخہ ۱۱؍مارچ۔ش ۱۵، مؤرخہ ۱۵؍اپریل۔ش ۱۸، ۱۹ مؤرخہ ۶، ۱۳؍مئی۔ش ۲۲، ۲۵ مؤرخہ ۳، ۲۴؍جون۔ ش ۲۸ مؤرخہ ۱۵؍جولائی۔ش ۳۳، ۳۴ مؤرخہ ۱۹، ۲۶؍اگست۔ش ۳۹، ۴۰ مؤرخہ یکم تا ۱۴؍اکتوبر۔ش ۵۰ مؤرخہ ۲۳؍دسمبر ۱۹۸۳ء۔کل ۱۶ شمارہ جات درکار ہیں۔

جلد نمبر: ۲۷...... شمارہ نمبر ۱، ۲ مؤرخہ ۱۳؍جنوری۔ش ۵، ۶ مؤرخہ ۲، ۹؍فروری۔ش ۱۴ تا ۲۰ مؤرخہ ۶؍اپریل تا ۱۸؍مئی۔ش ۲۲، ۲۵ مؤرخہ یکم و ۲۲؍جون۔ش ۲۸ تا ۳۷ مؤرخہ ۱۳؍جولائی تا ۱۴؍ستمبر۔ش ۴۰ مؤرخہ ۵؍اکتوبر۔ش ۴۳، ۴۴ مؤرخہ ۲۵؍اکتوبر، ۲ نومبر۔ش ۴۷ تا ۵۰ مؤرخہ ۲۳؍نومبر تا ۱۴؍دسمبر ۱۹۸۳ء۔کل ۲۹ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر: ۲۸...... صرف ۵ شمارے موجود ہیں باقی تمام ندارد ہیں۔ موجود شمارے: نمبر ۴۷ مؤرخہ ۲۲؍نومبر۔ش ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲ مؤرخہ ۶، ۱۳، ۲۰، ۲۷؍دسمبر ۱۹۸۵ء۔ باقی ۴۷ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر: ۲۹...... شمارہ نمبر ۲۱، ۲۲، ۲۳ مؤرخہ ۲۳، ۳۰؍مئی۔ش ۲۳، ۲۴ مؤرخہ ۶، ۱۳؍جون۔ش ۲۸، ۲۹ مؤرخہ ۱۱، ۱۸؍جولائی۔ش ۴۳ مؤرخہ ۳۱؍اکتوبر۔ش ۴۴، ۴۵، ۴۶ مؤرخہ ۷، ۱۴، ۲۱؍نومبر ۱۹۸۶ء۔کل ۱۰ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر: ۳۰...... شمارہ نمبر ۷، ۸ مؤرخہ ۲۰، ۲۷؍فروری۔شمارہ ۹، ۱۰ مؤرخہ ۶، ۱۳؍مارچ ۱۹۸۷ء۔کل ۴ شمارہ جات درکار ہیں۔

جلد نمبر: ۳۱...... شمارہ نمبر ۴۸ تا ۵۲ مؤرخہ ۲ تا ۳۰؍دسمبر ۱۹۸۸ء کل ۵ شمارے درکار ہیں۔ (غالباً شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ نمبر ہے اگر ایسا ہو تو یہ نمبر درکار ہے)

جلد نمبر:۳۲...... شمارہ نمبر ۱ تا ۱۰ مؤرخہ ۶؍جنوری تا ۱۰؍مارچ۔ ش ۱۹ مؤرخہ ۲۶؍مئی۔ ش ۲۴، ۲۵ مؤرخہ ۱۶، ۲۳؍جون۔ ش ۴۶ تا ۵۱ مؤرخہ ۲۴؍نومبر تا ۲۹؍دسمبر ۱۹۸۹ء۔ کل ۱۹ شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۳۳...... صرف ۴ شمارے موجود ہیں۔ موجود ش ۲ تا ۵ مؤرخہ ۱۲؍جنوری تا ۲؍فروری ۱۹۹۰ء۔ باقی ۴۸ شمارہ جات درکار ہیں۔

جلد نمبر:۳۴...... صرف ۱۰ شمارے موجود ہیں اس کے علاوہ تمام شمارے ندارد ہیں۔ موجود شمارے: نمبر ۱ مؤرخہ ۲؍جنوری۔ ش ۱۱ مؤرخہ ۲۷؍مارچ۔ ش ۳۸ تا ۴۰ مؤرخہ ۲۰؍ستمبر تا ۴؍اکتوبر۔ ش ۴۲ تا ۴۵ مؤرخہ ۱۸؍اکتوبر تا ۸؍نومبر۔ ش ۴۸ مؤرخہ ۱۳؍دسمبر ۱۹۹۱ء۔ باقی ۴۲ ندارد شمارے درکار ہیں۔

جلد نمبر:۳۵...... شمارہ نمبر ۱، ۲ مؤرخہ ۳، ۱۰؍جنوری۔ ش ۶ مؤرخہ ۱۴؍فروری۔ ش ۱۲ تا ۱۹ مؤرخہ ۳؍اپریل تا ۸؍مئی۔ ش ۲۲، ۲۳ مؤرخہ ۲۹؍مئی، ۵؍جون۔ ش ۳۰ مؤرخہ ۲۴؍جولائی۔ ش ۳۷ تا ۴۸ مؤرخہ ۱۹؍اکتوبر تا ۲۵؍دسمبر ۱۹۹۲ء۔ کل ۲۶ شمارے درکار ہیں۔

اس کے بعد ترجمان اسلام چھپنا ہی بند ہوگیا۔ آخری جلدوں میں زیادہ شارٹ ہیں۔ یہ جمعیۃ کے انتشار کا زمانہ ہے۔ بہت سارے تو شمارے ایسے ہیں جو شائع نہیں ہوئے۔ اس طرح نقیب ملت لاہور، جمعیۃ کے ترجمان کے طور پر پھر ماہنامہ الجمعیۃ شائع ہونا شروع ہوا۔ اس کی فائلوں کے لئے پھر کاسہ گدائی لے کر حاضری ہوگی۔ اس پر بس کرتا ہوں۔

کیا آپ کو اس پر خوشی نہیں؟

کہ مندرجہ بالا فہرست کے بمطابق خدام الدین کی جلد نمبر ۳ تا جلد نمبر ۲۰، جلد نمبر ۲۲، ۲۵، ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۴۰، ۴۱ گویا اکتیس (۳۱) سال کا ریکارڈ، اکتیس جلدیں سو فیصد مکمل موجود ہیں۔ باقی سترہ (۱۷) سالوں کا ریکارڈ ۱۷؍جلدوں میں سے بہت کم رسائل درکار ہیں۔

اسی طرح ترجمان اسلام کی جلد ۵ سے جلد ۱۴ تک کل ۱۰؍جلدیں: جلد ۱۶، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲ تک گویا سولہ سال کی سولہ جلدیں سو فیصد مکمل موجود ہیں۔ باقی انیس (۱۹) فائلوں میں کہیں زیادہ کہیں کم شمارہ جات درکار ہیں۔ ہمت مرداں رحمت پروردگار۔

آگے بڑھیں! اللہ تعالیٰ اس تمام تگ ودو کو بارآور فرمائیں۔ آمین!

وما ذالک علی اللہ بعزیز!

سرورکائنات ﷺ کے حضور

جناب عاصی کرنالی

اس امر پہ شاہد ہے نگہبان دو عالم
حاصل نہیں انسان کو عرفان دو عالم

اے بزم نشینو! مجھے معذور سمجھنا
گر لکھ نہ سکوں مدحت سلطان دو عالم

یہ عرش ہے، یہ بارگہ مصطفوی ہے
جھکتی ہے یہاں گردن شاہان دو عالم

عاجز ہے جہاں فکر کی ہر قوت پرواز
ساکت ہیں یہاں مدح سرایان دو عالم

گرتے ہیں یہاں شاہسواران زمانہ
اٹھتے ہیں یہاں بزم نشینان دو عالم

رکتا ہے یہاں سلسلۂ گردش دوراں
تھمتی ہے یہاں شورش طوفان دو عالم

اس خاک کے ذرے سر جمشید وفریدوں
اس در کے گدا عقدہ کشایان دو عالم

اس قصر کے دربان ہیں سلاطین مکرم
اس بزم کے نوکر ہیں خدایان دو عالم

دارا و سکندر ہیں یہاں ناصیہ فرسا
اور خاک بہ سر قیصر و خاقان دو عالم

فضائل النبی ﷺ از مسلم شریف

قسط نمبر:۲

مولانا محمد شاہد ندیم

آپ ﷺ کے توکل کا بیان

۱۰...... حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے غزوہ کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف۔ پس ہم نے آپ ﷺ کو کانٹے دار جھاڑیوں والی وادی میں پایا تو آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے اترے اور تلوار ایک ٹہنی سے لٹکا دی اور صحابہ وادی میں درختوں کے سایہ میں چلے گئے۔ راوی فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی میرے پاس آیا اور میں سویا ہوا تھا تو اس نے تلوار لے لی۔ پس میں بیدار ہوگیا اور وہ میرے سر پر کھڑا ہوگیا۔ مجھے اس وقت پتہ چلا جب اس نے ہاتھ میں تلوار سونتی ہوئی تھی۔ پس اس نے مجھ سے کہا: ’’من یمنعک منی‘‘ آپ کو کون مجھ سے بچائے گا؟ تو میں نے کہا: ’’اللہ‘‘ پھر اس نے دوسری دفعہ کہا: ’’من یمنعک منی‘‘ تو میں نے کہا: ’’اللہ‘‘ پس اس نے تلوار میان میں ڈال دی۔ فوراً بیٹھ گیا۔ پس آپ ﷺ نے کچھ تعرض نہ فرمایا۔ ثم لم یعرض له رسول الله ﷺ! (مسلم شریف ج۲ص۲۴۷)

۱۱...... حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ہدایت اور علم کی حالت جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے ایسے ہے جیسے کسی زمین پر بارش برسی۔ پس زمین کے ایک ٹکڑے نے پانی کو قبول کرلیا پس اگ آتا ہے گھاس اور چارہ بہت زیادہ اور ایک ٹکڑا سخت تھا۔ اس نے پانی کو روک لیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو نفع دیتا ہے۔ لوگ اس سے پیتے ہیں اور سیراب ہوتے ہیں اور ایک ٹکڑا چٹیل میدان ہے نہ وہ پانی کو روکتا ہے نہ گھاس اگتی ہے۔ پس یہی مثال اس آدمی کی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھا اور اللہ نے اس کے ذریعہ نفع دیا اس دین کے ساتھ جسے دے کر میں بھیجا گیا۔ پس اس نے خود بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور ان کی مثال جنہوں نے نہ اس طرف سر اٹھایا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول کیا جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں۔ ولم یقبل هدی الله الذی ارسلت به!

(مسلم شریف ج۲ص۲۴۷)

نبی کریم ﷺ کا اپنی امت پر شفقت کا بیان

۱۲...... حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اور میرے دین کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ اس آدمی کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آئے اور کہے: اے قوم! میں نے ایک لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں تم کو واضح طور پر ڈراتا ہوں۔

پس بچو دشمن سے۔ ایک گروہ نے اس کی اطاعت کر لی اس کی قوم میں سے۔ پس شام ہوتے ہی اس کی مہلت کی بنا پر بھاگ گئی اور ایک گروہ نے اس کو جھٹلایا پس انہوں نے اس جگہ صبح کی تو صبح ہوتے ہی دشمن کے لشکر نے حملہ کر دیا۔ پس ان کو ہلاک کر دیا اور ان کو جڑ سے اکھیڑ دیا۔ پس یہی مثال ہے اس شخص کی جو میری اطاعت کرتا ہے اور میرے دین کی تابعداری کرتا ہے اور اس شخص کی جو میری نافرمانی کرتا ہے اور میرے لائے ہوئے حق کو جھٹلاتا ہے۔

۱۳...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور میری امت کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی ہوئی ہو اور کیڑے اور پتنگے اس میں گرتے ہوں میں تمہاری کمر کی ہڈی والی جگہ کو پکڑتا ہوں اور تم اس میں گھستے ہو۔ فانا اخذ بحجزکم وانتم تقحمون فیه!

(مسلم شریف ج۲ ص۲۴۸)

حضور ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے کا ذکر

۱۴...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور تمام انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے کسی آدمی نے کوئی مکان بنایا اور اسے بہت اچھا اور خوبصورت بنایا۔ لوگ اس کے چاروں طرف گھومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے اس مکان سے زیادہ خوبصورت مکان نہیں دیکھا۔ سوائے ایک اینٹ کے، پس وہ اینٹ میں ہی ہوں۔ فکنت انا تلک اللبنة! (مسلم شریف ج۲ ص۲۴۸)

اور متصل روایت فانا اللبنة وانا خاتم النّبیین اور متصل روایت فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبیاء علیهم! (مسلم شریف ج۲ ص۲۴۸)

اس بات کے بیان میں جب اللہ تعالیٰ امت پر رحم کا ارادہ فرماتا ہے، پہلے نبی کو بلا لیتا ہے

۱۵...... حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب اپنے بندوں میں سے کسی امت پر رحم کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس امت کے نبی کو امت کی ہلاکت سے پہلے بلا لیتا ہے اور وہ اپنی امت کے لئے اجر اور پیش خیمہ ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی امت کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس نبی کی زندگی میں ہی اس کے سامنے اس کی امت پر عذاب نازل فرما دیتا ہے اور نبی امت کی ہلاکت دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے نبی کو جھٹلایا اور اس کے حکم کی نافرمانی کی۔ حین کذبوه وعصوا امره!

ہمارے نبی ﷺ کے حوض کوثر کے اثبات اور صفات کے بارے میں

۱۶...... حضرت سہلؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے میں حوض پر آگے جانے والا ہوں جو اس حوض پر آئے گا۔ وہ اس حوض سے پیئے گا اور جو اس میں سے پی لے گا وہ

کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس کچھ لوگ آئیں گے میں ان کو پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے درمیان (ایک پردہ) حائل کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا یہ لوگ تو میرے ہیں تو آپ ﷺ کو جواب دیا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کے بعد کیا عمل کئے۔ میں کہوں گا: دور ہو جاؤ۔ دور ہو جاؤ۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے میرے بعد دین میں رد و بدل کیا۔

۱۷...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے حوض (لمبائی چوڑائی) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے اور اس کے سارے کونے برابر ہیں اور اس حوض کا پانی چاندی سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ بہتر ہے اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو آدمی میرے اس حوض سے پیئے گا پھر اس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

۱۸...... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور شہداء احد کے لئے اس طرح دعا فرمائی جس طرح میت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہارے لئے پیش خیمہ ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اب بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں اور اللہ کی قسم مجھے اپنے بعد شرک کا اتنا خوف نہیں جتنا آپس میں حسد کا ہے۔

۱۹...... حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! حوض کوثر کے برتن کیسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے۔ اس حوض کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں اور اس رات کے تارے جو رات اندھیری ہو اور جس میں بادل ہو یہ جنت کے برتن ہیں جو اس حوض سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس حوض میں جنت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس حوض کی چوڑائی مثل لمبائی کے ہے۔ جتنا کہ عمان اور ایلہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ ماؤہ اشد بیاضاً من اللبن واحلی من العسل! (مسلم شریف ج۲ ص۲۵۱)

۲۰...... ایک پرنالہ سونے کا ایک پرنالہ چاندی کا۔ احدھما من ذھب والاخر من ورق! (ایضاً)

حضور علیہ السلام کا فرشتوں کے ذریعہ اکرام

۲۱...... حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نے غزوہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں جانب دو آدمیوں کو دیکھا جن پر سفید کپڑے تھے میں نے ان دونوں کو نہ پہلے کبھی دیکھا تھا نہ بعد میں کبھی دیکھا۔ یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام۔ (مسلم شریف ج۲ ص۲۵۲) جاری ہے!!!

عالم عالم ...... آنحضرت ﷺ کا ذکر خیر

مرسلہ: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

تُبّع بن حسان حمیری اوّل کی حکومت مشرق سے مغرب تک اکثر دنیا میں تھی۔ اس نے بیت اللہ شریف کو ڈھانے کا ارادہ کیا۔ مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہونے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ اس کے سر میں ایک پھوڑا نمودار ہوا۔ پھوڑا مواد سے بھر گیا۔ سر میں شدید درد پیدا ہوگیا۔ زخم گل سڑ گیا۔ اس میں اس قدر شدید بدبو پیدا ہوگئی کہ کوئی شخص اس سے دو تین گز کے فاصلے پر بھی کھڑا نہیں ہوسکتا تھا۔ آخر اس نے کعبے کا غلاف چڑھایا۔ پھر مدینہ منورہ کا رخ کیا۔ اس سفر میں اس کے ساتھ ایک لاکھ تیس ہزار سوار اور ایک لاکھ تیرہ ہزار پیدل فوج تھی۔ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ جو دانشور اور علماء آئے تھے، ان میں سے چار سو نے اس کے ساتھ واپس نہ جانے کا اور وہیں یثرب میں رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تبع نے ان دانشوروں کو بلا کر پوچھا: ''تم لوگ میرے ساتھ واپس کیوں نہیں جارہے؟ اس فیصلے میں کیا حکمت ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: ''اللہ کے گھر کی عزت کو ایک شخص بلند کرے گا۔ وہ آئندہ زمانے میں ظاہر ہونے والا ہے۔ اس کا نام محمد ہوگا۔ یہ شہر اس نبی کی ہجرت گاہ ہے۔ وہ ہجرت کرکے یہاں آئے گا اور یہاں سے واپس نہیں جائے گا۔ اس لئے ہماری خواہش ہے کہ ہم اسی مبارک شہر میں رہیں اور یہاں سے واپس نہ جائیں۔''

ان کی یہ بات سن کر تبع نے انہیں وہاں رہنے کی اجازت دے دی۔ ان سب کے لئے ایک ایک گھر بنوایا۔ پھر بادشاہ نے ہر ایک کے لئے ایک ایک باندی خریدی۔ ان تمام باندیوں کو آزاد کیا اور ان لوگوں کے ساتھ ان کی شادی کی۔ ساتھ ہی ان سب کو بہت کچھ انعام اور اکرام دے کر انہیں مالا مال کیا۔ پھر اس نے ایک خط حضور نبی کریم ﷺ کے نام لکھا۔ اس پر اپنی مہر لگائی۔ اس خط کو ان تمام عالموں میں سے سب سے بڑے عالم کے حوالے کیا اور کہا: ''اگر آپ اس نبی کا زمانہ پائیں تو یہ خط میری طرف سے ان کی خدمت میں پیش کردیں۔''

اس کے ساتھ تبع نے مدینہ منورہ میں ایک مکان بنوایا کہ جب آپ ﷺ اس شہر میں تشریف لائیں تو اس مکان میں قیام فرمائیں۔ تاریخ میں بڑے وثوق سے کہا جاتا ہے کہ وہ مکان حضرت ابوایوب انصاریؓ والا تھا۔ آپ ﷺ جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ہر ایک کی خواہش یہ تھی کہ آپ ﷺ ان کے ہاں ٹھہریں۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اونٹنی کی مہار چھوڑ دو۔ یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابند اور مامورہ ہے۔ یہ جہاں رکے گی، میں وہیں اتروں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ کی اونٹنی حضرت ابوایوب انصاریؓ کے

مکان کے دروازے پر جا کر بیٹھ گئی تھی اور آپ ﷺ نے وہاں اس مکان میں قیام فرمایا تھا۔ مطلب یہ کہ حضرت ابوایوب انصاریؓ اسی بڑے عالم کی اولاد میں سے تھے، جسے تبع نے خط دیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں آ کر اپنے ہی مکان پر اترے تھے۔ کسی دوسرے کے مکان پر نہیں۔ کیونکہ اس خط کی رو سے اس مکان میں رہنے والے صرف حضور ﷺ کے انتظار میں یہاں ٹھہرے ہوئے تھے کہ جب آپ ﷺ وہاں پہنچیں تو آپ ﷺ کی امانت آپ ﷺ کے سپرد کر دی جائے۔

پھر جب آپ ﷺ کا ظہور مبارک ہوا اور آپ ﷺ نے مکہ میں اسلام کی تبلیغ شروع فرمائی تو یثرب والوں نے یعنی اس عالم کی اولاد نے وہ خط ایک شخص ابولیلیٰ کے ہاتھ آپ ﷺ کو بھجوایا تھا۔ یہ شخص خط لے کر روانہ ہوا۔ آپ ﷺ کے نزدیک پہنچا تو آپ ﷺ نے اس پر نظر پڑتے ہی فرمایا: ''کیا تم وہی ابولیلیٰ ہو جس کے پاس تبع اوّل کا خط ہے؟'' ابولیلیٰ نے آپ ﷺ سے پوچھا: ''آپ کون ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''محمد ہوں، لاؤ میرا خط۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے وہ خط پڑھوایا۔ اس خط میں تبع نے لکھا تھا: ''اے محمد (ﷺ)! میں آپ پر اور آپ کے اس پروردگار پر جو ہر چیز کا پروردگار ہے، ایمان لاتا ہوں۔ آپ ایمان اور اسلام کی جو شریعت اور طریقے اپنے پروردگار کی طرف سے لے کر ظاہر ہوئے ہیں، میں ان پر ایمان لاتا ہوں اور میں ان الفاظ کو زبان سے ادا کر چکا ہوں۔ اب اگر خوش قسمتی سے مجھے آپ ﷺ کا زمانہ مل گیا، یعنی میری زندگی میں آپ ﷺ ظاہر ہو گئے تو اس سے بہتر بات اور اس سے بڑی نعمت میرے لئے اور کچھ نہیں ہوگی۔ لیکن اگر مجھے آپ ﷺ کا زمانہ نہ مل سکا تو آپ ﷺ مجھے بھول نہ جائیں۔ قیامت کے دن حق تعالیٰ کے حضور میری شفاعت اور سفارش فرمائیں۔ اس لئے کہ میں اوّلین لوگوں میں سے ہوں جو آپ ﷺ پر ایمان لائیں گے۔ میں آپ ﷺ کے اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی آپ ﷺ سے بیعت کر چکا ہوں۔ اب میں آپ ﷺ کی اور ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر ہوں۔''

خط کا مضمون تو یہ تھا اور خط کے مضمون کے اوپر تبع نے یہ الفاظ لکھوائے تھے: ''محمد بن عبداللہ خاتم النبیین والمرسلین اور پیغمبر رب العالمین کے نام تبع اوّل حمیری کی طرف سے جس شخص کے ہاتھوں میں یہ خط پہنچے وہ اسے امانت سمجھ کر اس کی حفاظت کرے اور جن کے نام خط ہے، انہیں پہنچا دے۔''

تبع نے یہ خط ان علماء میں سے سب سے بڑے عالم کے حوالے کیا تھا۔ اس کے بعد یہ خط اس عالم کی اولاد میں سے ابولیلیٰ کے ذریعے آنحضرت ﷺ کو اس وقت ملا، جب کہ آپ ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو چکے تھے اور اس وقت آپ ﷺ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں تھے اور یہ خط اس وقت آپ ﷺ کو ملا تھا جب اسے لکھے ایک ہزار سال گزر چکے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قبیلہ

اوس، قبیلہ خزرج دراصل ان علماء کی ہی اولاد میں سے تھے اور یہ لوگ تورات کے عالم تھے۔

مؤرخ ابن ابی دنیا نے لکھا ہے کہ صنعاء کے مقام پر ایک قبر کھودی گئی تو اس میں دو عورتوں کی لاشیں موجود تھیں۔ وہ بالکل تر و تازہ تھیں۔ ان کے سروں کی طرف چاندی کی ایک تختی رکھی تھی۔ اس پر لکھا تھا: ’’یہ فلاں اور فلاں عورتوں کی قبر ہے۔ یہ دونوں تبع بادشاہ کی بیٹیاں تھیں۔ انہوں نے یہ شہادت دی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتی تھیں۔‘‘

ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ’’تبع کو برا مت کہو! کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے کعبہ پر غلاف چڑھوایا تھا۔ (اس واقعے کا ذکر علامہ سہیلی اور ابن اسحٰق نے کیا ہے اور ہم نے سیرت حلبیہ سے نقل کیا ہے۔‘‘

(واقعات اسلاف کے قدم بہ قدم ص ۱۳ تا ۱۷)

بزرگوں کے کارنامے

حضرت جنید بغدادی ؒ ایک رات اپنے گھر میں عبادت میں مصروف تھے کہ ایک چور وہاں آ گیا اور گھر کا کونہ کونہ چھان مارا۔ مگر کوئی چیز ہاتھ نہ آئی۔ مایوس ہو کر لوٹنے لگا تو حضرت نے آواز دے کر بلایا اور اس کا نام اور پورا پتہ پوچھ کر رخصت کر دیا۔ صبح کو ایک امیر نے حضرت کی خدمت میں ایک سو دینار روانہ کئے۔ آپ نے یہ سو دینار چور کو بھیج دیئے اور ساتھ ہی معذرت کی کہ آپ رات کو میرے گھر سے مایوس لوٹ گئے تھے۔ لہٰذا یہ حقیر سا ہدیہ وصول فرمایئے۔ چور یہ دیکھ کر فوراً تائب ہو گیا اور آئندہ کے لئے اس فعل سے احتراز کیا۔

حضرت ابوالحسن نوری ؒ حضرت جنید بغدادی ؒ کے ہم عصر تھے۔ ایک مرتبہ تمام بغداد میں مشہور ہو گیا کہ آپ بدعتی ہیں۔ خلیفہ وقت نے قاضی کو حکم دیا کہ آپ کے عقائد کا امتحان لے۔ قاضی نے دربار میں بلا کر آپ سے پوچھا۔ اگر کسی شخص کے پاس بیس روپے ہوں تو وہ کتنی زکوٰۃ دے۔ آپ نے جواب دیا ساڑھے بیس روپے۔ قاضی نے پوچھا وہ کیسے؟ آپ نے جواباً کہا: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سنت یہی ہے کہ گھر میں اللہ کے نام کے سوا کچھ نہ چھوڑا جائے۔ قاضی نے ساڑھے بیس روپے کی وضاحت چاہی تو آپ نے جواب دیا کہ آٹھ آنے جرمانہ ہے کہ بیس روپے کیوں جمع رکھے گئے۔

خلیفہ مکتفی باللہ نے حضرت جنید ؒ کو دربار میں بلا کر نہایت عزت و تکریم کی اور پھر پوچھا کہ اپنی کوئی خواہش بیان فرمایئے کہ میں پوری کر سکوں۔ آپ نے کہا صرف یہ خواہش ہے کہ آپ مجھے بھول جائیں اور پھر کبھی یاد نہ کریں۔ حضرت جنید ؒ سے ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ دل کب خوش ہوتا ہے؟ آپ نے جواب دیا جب اللہ دل میں بس جائے۔ (مرسلہ: علی بہادر)

سیدنا حضرت علیؓ کے سوالات اور سیدنا حسنؓ کے جوابات

انتخاب: حافظ محمد انس

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سیدنا حسنؓ کی تربیت کس انداز میں کی، اس کی درج ذیل مثال ابن کثیر کی البدایۃ والنہایۃ میں پڑھنے کو ملتی ہے۔

حضرت علیؓ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے بیٹے حضرت سیدنا حسنؓ سے جوانمردانہ صفات کے متعلق دریافت کیا کہ اے میرے بیٹے! راستی کیا ہے؟

سیدنا حسنؓ: اے میرے باپ! راستی بری بات دور کرنے کو کہتے ہیں۔

حضرت علیؓ: شرف کیا ہے؟

سیدنا حسنؓ: پاک دامن ہونا اور آدمی کا جو کچھ ہے اس کی اصلاح کرنا۔

حضرت علیؓ: کمینگی کیا ہے؟

سیدنا حسنؓ: معمولی بات کے متعلق سوچنا اور حقیر چیز کو روکنا۔

حضرت علیؓ: ملامت کیا ہے؟

سیدنا حسنؓ: انسان کا اپنے آپ سے بچنا۔

حضرت علیؓ: سخاوت کیا ہے؟

سیدنا حسنؓ: تنگی و آسائش میں خرچ کرنا۔

حضرت علیؓ: بخل کیا ہے؟

سیدنا حسنؓ: جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے، اسے فضول سمجھنا اور جو تو خرچ کر چکا ہے، اسے ضائع سمجھنا۔

حضرت علیؓ: اخوت کیا ہے؟

سیدنا حسنؓ: سختی اور آسائش میں وفا کرنا۔

حضرت علیؓ: بزدلی کیا ہے؟

سیدنا حسنؓ: دوست پر جرأت کرنا اور دشمن سے پیچھے ہٹنا۔

حضرت علیؓ: غنیمت کیا ہے؟

سیدنا حسنؓ: تقویٰ میں رغبت کرنا اور دنیا سے بے رغبتی کرنا۔

حضرت علیؓ: آپ نے پوچھا علم کیا ہے؟

سیدنا حسنؓ: غصے کو پینا اور اپنے نفس پر قابو رکھنا۔
حضرت علیؓ: آپ نے پوچھا تونگری کیا ہے؟
سیدنا حسنؓ: نفس کا اس چیز پر راضی ہونا جو اللہ نے اسے دی ہے، خواہ وہ تھوڑی ہو، تونگری دل کا غنی ہونا ہے۔
حضرت علیؓ: فقر کیا ہے؟
سیدنا حسنؓ: نفس کا ہر چیز میں دلچسپی لینا۔
حضرت علیؓ: قوت کیا ہے؟
سیدنا حسنؓ: شدید جنگ اور مضبوط ترین آدمی سے جنگ کرنا۔
حضرت علیؓ: ذلت کیا ہے؟
سیدنا حسنؓ: سچائی کے وقت گھبرا جانا۔
حضرت علیؓ: جرأت کیا ہے؟
سیدنا حسنؓ: انہوں نے کہا: ہمسروں کا ملنا۔
حضرت علیؓ: کلفت کیا ہے؟
سیدنا حسنؓ: بے مطلب بات کرنا۔
حضرت علیؓ: پوچھا بزرگی کیا ہے؟
سیدنا حسنؓ: تاوان ادا کرنا اور جرم کو معاف کرنا۔
حضرت علیؓ: عقل کیا ہے؟
سیدنا حسنؓ: ہر وہ چیز جس کی تجھ سے رکھوالی مطلوب ہے، اس سے دل کو محفوظ رکھنا۔
حضرت علیؓ: حماقت کیا ہے؟
سیدنا حسنؓ: اپنے امام سے دشمنی کرنا اور اس سے اونچی بات کرنا۔
حضرت علیؓ: پوچھا ثناء کیا ہے؟
سیدنا حسنؓ: اچھائی کو کرنا اور برائی کو چھوڑنا۔
حضرت علیؓ: پوچھا دانائی کیا ہے؟
سیدنا حسنؓ: طویل بردباری کرنا اور حکمرانوں کے ساتھ نرمی کرنا۔ لوگوں کی بدظنی سے بچنا، یہی دانائی ہے۔
حضرت علیؓ: شرف کیا ہے؟
سیدنا حسنؓ: بھائیوں کا اتفاق اور پڑوسیوں کی حفاظت۔
حضرت علیؓ: بے وقوفی کیا ہے؟

سیدنا حسنؓ: کمینوں کی پیروی کرنا اور گمراہوں کی مصاحبت کرنا۔

حضرت علیؓ: غفلت کیا ہے؟

سیدنا حسنؓ: مسجد کو ترک کرنا اور فسادی کی اطاعت کرنا۔

حضرت علیؓ: محرومی کیا ہے؟

سیدنا حسنؓ: اپنے حصے کو چھوڑ دینا جب کہ اسے تجھ پر پیش کیا گیا ہو۔

حضرت علیؓ: سردار کون ہے؟

سیدنا حسنؓ: مال کے بارے میں احمق اور اپنی عزت کو حقیر سمجھنے والا جسے گالی دی جائے تو وہ خاندان کے حکم سے باز نہ آنے والے کو جواب نہ دے، وہ سردار ہے۔

حضرت علیؓ نے اپنے صاحبزادے کو مزید نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے:

- جہالت سے سخت تر فقر کوئی نہیں اور عقل سے بہتر کوئی مال نہیں۔
- تکبر سے زیادہ وحشت ناک تنہائی کوئی نہیں۔
- مشاورت سے بڑھ کر کوئی قابل اعتماد مدد نہیں۔
- تدبیر کی طرح کوئی عقل نہیں۔
- حسن اخلاق کا سا کوئی حسب نہیں اور صبر جیسا کوئی تقویٰ نہیں۔
- تفکر جیسی کوئی عبادت نہیں۔
- حیا جیسا کوئی ایمان نہیں۔
- ایمان کی چوٹی صبر ہے اور بات کی آفت جھوٹ ہے۔
- علم کی آفت نسیان ہے اور حلم کی آفت بداخلاقی ہے۔
- عبادت کی آفت سستی ہے اور شرافت کی آفت ڈینگ مارنا ہے۔
- شجاعت کی آفت نافرمانی اور سخاوت کی آفت احسان جتانا ہے۔
- خوبصورتی کی آفت تکبر ہے اور محبت کی آفت فخر ہے۔

پھر حضرت علیؓ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جس شخص کو تو ہمیشہ دیکھتا ہے، اسے حقیر نہ سمجھ، اگر وہ تجھ سے بڑا ہے تو اسے اپنا باپ سمجھ اور اگر وہ تیرے جیسا ہے تو تیرا بھائی ہے اور اگر وہ تجھ سے چھوٹا ہے تو اسے اپنا بیٹا خیال کر، یہ وہ باتیں ہیں جو حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے سے جوانمردی کے متعلق دریافت کیں اور بعد ازاں خود بھی بیان کیں۔ (ریحانۃ النبی ﷺ ص ۸۷تا۸۹)

احکام عیدالاضحیٰ

حضرت مولانا محمد یحییٰ رحمہ اللہ (بہاول نگر)

قربانی کے فضائل

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ قربانی کیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہمیں اس میں کیا ثواب ملے گا۔ آپ نے فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو گنجائش کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

قربانی کے مسائل

قربانی ہر ایسے شخص پر واجب ہے جو مسلمان مقیم (مسافر شرعی نہ ہو) اور ضرورت اصلیہ کے علاوہ بقدر نصاب مال کا مالک ہو۔ وہ مال نقد ہو یا اسباب۔ اس مال پر سال کا گزرنا اور تجارت کے لئے ہونا شرط نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی ۱۲ ذی الحجہ کو صاحب نصاب ہو جاوے تو اس پر بھی قربانی واجب ہوگی۔ اگر کوئی ۱۲ ذی الحجہ کو غروب شمس سے پہلے مسلمان ہو جائے یا شرعی مسافر مقیم ہو جائے اور نصاب کا مالک ہو تو قربانی واجب ہے۔

ضرورت اصلیہ اور نصاب

الف...... ضرورت اصلیہ سے وہ ضرورت مراد ہے۔ جس کے پورا نہ ہونے سے جان یا آبرو کے تلف یا ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔ جیسے خوراک، کپڑے، رہائش کا مکان برتن وغیرہ۔

ب...... مال کی وہ خاص مقدار جس پر شریعت نے زکوٰۃ فرض کی ہے۔ نصاب کہلاتا ہے۔ چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ اور سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے۔ اگر کچھ سونا اور کچھ چاندی دونوں موجود ہوں تو پھر کسی ایک کی مقدار کی رقم کو پہنچ جانے سے نصاب پورا ہو جاوے گا۔

قربانی کا وقت

۱...... ۱۰ ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروب شمس تک قربانی کا وقت ہے۔

۲...... شہری اور قصباتی لوگوں کے لئے نماز عید سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں۔ دیہی لوگوں کے لئے (جہاں عید نماز نہ ہوتی ہو) صبح صادق کے بعد سے قربانی کر لینا درست ہے۔

قربانی کے جانور اور ان کے شرائط

۱...... شریعت میں بکری، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسہ، اونٹ کی قربانی درست ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔

۲...... بکری، بھیڑ اور دنبے کے علاوہ باقی جانوروں میں سات آدمیوں کی شرکت جائز ہے لیکن شرط یہ ہے:

الف...... کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو۔ تمام کی نیت ثواب کی ہو۔ لہٰذا اگر کوئی شخص صرف گوشت کھانے کی نیت کرلے یا کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہو تو کسی کی قربانی درست نہیں ہوگی۔

۳...... گوشت کی تقسیم اٹکل سے جائز نہیں ہے بلکہ تول کر تقسیم کیا جانا ضروری ہے۔ بنا بریں اگر کوئی حصہ کم یا زائد ہوگا وہ سود متصور ہوگا۔

۴...... بکرا، بکری سال بھر سے کم کے درست نہیں۔ جب پورے سال بھر کی ہو تب قربانی درست ہے اور گائے بھینس دو سال سے کم کی درست نہیں۔ جب پورے دو برس کی ہو چکے تب قربانی درست ہے اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں۔ البتہ بھیڑ یا دنبہ اگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو اور سال بھر والے بھیڑ یا دنبوں میں اگر چھوڑ دیا جائے تو کچھ فرق معلوم نہ ہو تو ایسے چھ ماہ کے بھیڑ اور دنبے بھی درست ہیں۔

وہ جانور جن کی قربانی درست نہیں

۱...... وہ بکرا جو باؤلی ہو کر گھومنے لگے اور دوسری بکریوں کے ساتھ رہنا اور چرنا چھوڑ دے۔

۲...... وہ جانور جو کانا ہو یا اس درجہ دبلا ہو کہ ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو یا تہائی سے زائد حصہ کان یا دم کا کٹا ہوا ہو یا آنکھ کی تہائی یا تہائی سے زائد روشنی ختم ہوگئی ہو۔

۳...... وہ جانور جس کے پیدائش ہی سے کان نہ ہوں لیکن اگر چھوٹے چھوٹے ہوں تو جائز ہے۔

۴...... وہ جانور جس کی زبان اس درجہ کٹی ہوئی ہو کہ چرنے اور کھانے سے مانع ہو یا سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں۔ البتہ اگر بالکل جڑ سے نہ ٹوٹے ہوں یا پیدائش ہی سے نہ ہوں تو جائز ہے۔

۵...... لنگڑا پن اس قدر ہو کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہو۔ چوتھا پاؤں رکھا ہی نہ جاتا ہو یا چوتھے سے چل ہی نہ سکتا ہو۔

کھال کے مسائل

۱...... قربانی کے جانور کی کھال خیرات کردے یا اس سے کچھ بنوالے یا ایسی چیز سے بدل لے جو باقی رہ سکے جیسے ڈول وغیرہ۔

۲...... قربانی کا گوشت کھال یا کھال کی قیمت قصائی کی اجرت میں دینا جائز نہیں۔ اسی طرح امام اور مؤذن کو خدمت مسجد کی اجرت میں دینا یا کسی ملازم کی تنخواہ میں دینا جائز نہیں۔ البتہ کسی مسجد میں یہ دستور بھی

نہ ہو اور صاف کہہ دیا گیا ہو کہ یہاں کھال وغیرہ نہ ملے گی تو پھر کوئی امام اگر غریب ہو تو قیمت یا کھال اور اگر امیر ہو تو صرف کھال دے دینا جائز ہے۔

عید کی نماز

۱...... ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے۔

۲...... عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ نیت کرے کہ دو رکعت واجب عید الاضحیٰ کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ اس نیت کے بعد تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور سبحانک اللھم پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ چھوڑ دے اور ہر تکبیر کے بعد امام اتنی دیر توقف کرے کہ سب لوگ تکبیر کہہ سکیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ چھوڑے بلکہ باندھ لے۔ پھر قرأت کے وقت مقتدی خاموش کھڑا رہے۔ پھر امام کے ساتھ رکوع وسجدہ کرے۔ پھر دوسری رکعت میں امام الحمد اور سورۃ پڑھ کر رکوع میں جانے سے پہلے تین تکبیریں کہے گا۔ مقتدی بھی پہلے کی طرح تین تکبیریں کہے۔ یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ چھوڑے رکھے۔ اور پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جاوے۔

۳...... اگر کسی کی ایک رکعت نماز عید چلی جائے تو جب وہ اس کو ادا کرنے لگے تو پہلے قرأت پڑھے پھر اس کے بعد تکبیریں کہے۔

۴...... اگر کوئی شخص نماز عید میں ایسے وقت میں شریک ہوا ہو کہ امام تکبیروں سے فارغ ہو چکا ہو تو فوراً نیت باندھنے کے بعد تکبیریں کہہ لے ورنہ حالت رکوع میں بجائے تسبیح کے بلا ہاتھ اٹھائے تکبیریں کہہ لے اور ابھی تکبیروں سے فراغت نہیں ہوئی تھی کہ امام نے سر اٹھا لیا تو یہ بھی کھڑا ہو جاوے اور جس قدر تکبیریں رہ گئیں وہ معاف ہیں۔

تکبیرات تشریق

۱...... نویں تاریخ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ ’’اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ‘‘ بلند آواز سے کہنا واجب ہے۔

۲...... تکبیر نماز سے متصل کہے اگر سلام پھیر کر بات کر لی یا مسجد سے نکل گیا یا زور سے ہنس پڑا تو تکبیر ساقط ہو جائے گی۔

۳...... مسافر مقیم، شہر اور گاؤں میں رہنے والے مقتدی اور تنہا، نماز پڑھنے والے اور عورت سب پر تکبیر واجب ہے۔ البتہ عورت آہستہ کہے۔

۴...... اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدی تکبیر نہ چھوڑے زور سے پڑھے۔ تاکہ امام وغیرہ کو بھی یاد آ جائے اور وہ بھی پڑھ لیں۔

والد کا بیٹی کے نام یادگار نصیحت آموز خط

حضرت مولانا اسعد مدنی ؒ

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ کے صاحبزادے حضرت مولانا سید اسعد مدنی نے اپنی پریشان حال بیٹی کے نام درج ذیل خط لکھا تھا۔ جسے ہر خاتون .... عمل کی نیت سے تین بار پڑھ لے تو ان شاء اللہ گھر جنت بن سکتا ہے۔

عزیزہ بیٹی! اللہ تم کو دارین میں بامراد خوش وخرم رکھے۔ آمین!

بیٹی! یہ دنیا چندروزہ ہے۔ اس لئے اس کی کسی خواہش کی خاطر آخرت کی اصلی ہمیشہ کی زندگی کو برباد کرنا سخت دھوکہ اور اپنے سے دشمنی ہے۔ تم اب اپنی زندگی کی خود ذمہ دار ہو۔ ہم بوڑھے ہوگئے ہیں۔ کسی کے ماں باپ ہمیشہ ساتھ نہیں دیا کرتے۔ اس لئے اب ہر بات کے بھلے برے کو سوچ کر کرنا۔ دراصل چاہنے والا نفع ونقصان کا جاننے والا اور سب سے بڑا خیر خواہ اللہ ہے۔ تمہارا خاندانی ورثہ دولت و بادشاہت نہیں بلکہ دین داری اور تعلق باللہ ہے۔ اس لئے کسی وجہ سے اگر دولت جاتی رہے تو جانے دینا۔ دنیا کی کوئی عظیم سے عظیم چیز نہ تمہارے لئے قابل فخر ہوسکتی ہے اور نہ ہی کام آسکتی ہے۔ تم ایسی جگہ اور خاندان میں جا رہی ہو کہ وہاں ہر قریب وبعید تمہارے ہر کام اور ہر حرکت اور ہر چیز کو غور سے دیکھے گا اور اگر تم نے کوئی کام اپنے ابا، اپنے دادا (حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ) کے طریقے کے خلاف کی تو ان کو رسوا کروگی اور خود بھی ذلیل ہوگی۔ لباس میں فیشن اور نقل کی بجائے دین داری کا لحاظ اور شرم وحیاء کا پاس ضروری ہے۔ بہت سے لوگوں سے تعلقات مناسب نہیں ہیں۔ کم سے کم تعلق اور کم سے کم باتیں بہت سی مصیبتوں سے بچاتی ہیں۔ تعلقات میں اپنے بڑوں کی مرضی کو سامنے رکھو۔ (جس سے اور جتنا وہ پسند کریں، وہی مناسب ہے) ملنے اور آنے والیوں سے خوش اخلاقی، خندہ پیشانی اور انکساری سے پیش آنا۔ ہمیشہ اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھنا۔ دوسرے کتنے ہی خراب ہوں اپنے سے بہتر سمجھنا۔ اگر سسرال کے بڑوں کو اپنا بڑا اور اپنا خیر خواہ سمجھوگی تو ان شاء اللہ کبھی ذلیل نہ ہوگی۔ شادی سے پہلے ماں باپ کا درجہ اللہ اور اس کے رسول کے بعد سب سے بڑا ہوتا ہے۔ مگر شادی کے بعد شوہر کا درجہ ماں باپ سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اس کی مرضی کے خلاف چلنا بہت بری عادت ہے۔ اس کو قریب مت آنے دینا۔ خود کام کرلو خدمت کرو۔ سب تمہارے محتاج ہوں گے اور دلوں میں عزت ہوگی۔ آرام طلبی، کاہلی اور خدمت لینے کی خوگر بنوگی تو لوگوں کی نظروں سے گر جاؤ گی۔

گھر کی ہر چیز پر نگرانی رکھو۔ کوئی چیز ضائع نہ ہو۔ کسی چیز سے بے پرواہی نہ برتو۔ گھر اور گھر کی چیز

کو برابر صاف ستھرا اور اپنی جگہ پر رکھنا۔ جو چیز جس جگہ سے اٹھاؤ کام ہوتے ہی اسے اپنی جگہ پر رکھنے کا اہتمام کرنا۔ مصالحوں، چائے، اچار وغیرہ سے لو، تو کام ہوتے ہی بند کر کے اس کی جگہ پر رکھو۔ کسی چیز کو کھلا اور بے جگہ مت چھوڑنا۔ کپڑوں اور دوسری چیزوں کی اپنی جگہ ہونی چاہئے تاکہ جس چیز کی ضرورت ہو، وقت پر مل جائے۔ نماز کو ٹھیک وقت پر صحیح اور اطمینان سے دل لگا کر پڑھنے کی عادت ڈالو، ناشکری اور غیبت عورتوں کی بدترین عادت ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ فقط والسلام!

اسعد غفرلہ

(فدائے ملت نمبر سے ماخوذ، تذکرہ مشائخ دیوبند ص۵۱۶)

دورس ختم نبوت بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حسب سابق امسال بھی شاہی جامع مسجد الصادق بہاول پور میں یکم تا ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ بعد نماز فجر دروس ختم نبوت کا سلسلہ جاری رہا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد وسیم اسلم نے بیانات کئے۔ مبلغین حضرات کے علاوہ مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مہتمم جامعہ مدنیہ بہاول پور، مولانا عبدالرزاق ودیگر علماء کرام نے بھی دروس ارشاد فرمائے۔

جامع مسجد نور کروڑ لعل عیسن کے خطیب مفتی عبدالرشید کا انتقال

مولانا قاری محمد ایوب طاہر صاحب کے برادر کبیر جامعہ اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند فتح پور کے ناظم مفتی عبدالرشید کچھ عرصہ علالت کے بعد ۳۰؍اپریل ۲۰۱۹ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی چوک سرور شہید نے پڑھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے مبلغ مولانا محمد ساجد نے جنازہ میں شرکت کی۔ بعد ازاں مفتی محمد عثمان، مولانا نعمان، سلمان، حسان سے تعزیت کی اور ورثاء کے لئے صبر جمیل کی دعاء کی۔

حکیم محمد شریف صاحب احسان پور کا انتقال

مفتی محمد شہزاد کے والد گرامی حکیم محمد شریف صاحب رمضان المبارک کی بابرکت ساعات میں انتقال کر گئے۔ مبلغ ختم نبوت مولانا محمد ساجد نے جنازہ میں شرکت وتعزیت فرمائی۔

مولانا ادریس کے والد کا سانحہ ارتحال

مولانا ادریس کوٹ ادو کے والد گرامی انتقال کر گئے۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد ساجد نے تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائیں اور انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین!

مشکلات کی آسانی کے لئے وظائف

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مرشد العلماء، شیخ التفسیر حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلوی ؒ نے دورہ تفسیر کے سبق میں ایک وظیفہ ارشاد فرمایا اور اسے حل المشکلات فرمایا۔ کسی بھی مشکل کے لئے پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی وہ مشکل حل فرمادیتے ہیں۔ میں نے بھی کئی مرتبہ ذاتی طور پر تجربہ کیا ہے۔ پیش خدمت ہے: ''حسبنا اللہ و نعم الوکیل ''لفظ ''اللہ'' پر کوئی اعراب یعنی زبر، زیر یا پیش نہیں پڑھنا۔ ایک سو چودہ (۱۱۴) مرتبہ صبح اور ایک سو چودہ (۱۱۴) مرتبہ مغرب یا عشاء کے بعد چالیس یوم پڑھیں۔ اس سے پہلے مسئلہ حل ہوجائے تب بھی چالیس یوم پورے کرنے ہیں۔ دن میں دو وقت پڑھنا ضروری ہے اور وقت بھی متعین ہو ورنہ مشکل آسان ہونے کی کوئی ضمانت نہیں۔

۲...... حضرت بہلوی ؒ فرماتے تھے کہ کسی افسر کو ملنا ہو اور افسر بد دماغ ہو تو اس کے دفتر میں داخل ہوتے ہی اکیس (۲۱) مرتبہ ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھ کر اس پر پھونک ماردی جائے تو توجہ کے ساتھ بات سنے گا اور کام بھی کرے گا۔

۳...... امتحانات میں کامیابی کا وظیفہ: ۱۹۸۰ء سے پہلے کی بات ہے کہ میں اپنے دوسرے مرشد حضرت اقدس میاں عبدالہادی دین پوری ؒ کی مجلس میں موجود تھا کہ ہمارے جنوبی پنجاب کے نامور خطیب حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری ؒ اپنے ایک عزیز (غالباً حافظ محمد عمر چیئرمین ضلع کونسل مظفر گڑھ) کو لے کر حضرت دین پوری ؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی کہ حضرت یہ میرا بیٹا میٹرک کا امتحان دے رہا ہے، اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت والا نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھالئے۔ دعا کے بعد عرض کی کہ حضرت کوئی وظیفہ بھی ارشاد فرمادیں۔ حضرت دین پوری ؒ نے فرمایا اگر حافظ ہیں تو امتحان گاہ میں ورنہ اپنے گھر سے سورۃ القلم (ن، والقلم و ما یسطرون) پوری پڑھ کر جائیں، اللہ پاک فضل فرمائیں گے۔

راقم نے عرض کیا: حضرت! مجھے بھی اجازت ہے؟ فرمایا: تمہیں بھی اجازت ہے۔ راقم نے پھر عرض کیا کہ آگے بتلانے کی بھی اجازت ہے؟ فرمایا: اجازت ہے۔ چنانچہ راقم نے بہاول پور بورڈ کے تحت ایف اے کا امتحان دیا۔ ایک پرچہ میں ۹۹ نمبر تھے۔ ممتحن نے پرچہ چیک کرنے کے بعد بورڈ کے دفتر سے میرا رول نمبر لے کر میرا نام معلوم کیا۔ ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے کہ میری زندگی کا سانحہ ہے کہ میں نے آج تک ستر (۷۰) سے زائد نمبر کسی کو نہیں دیئے۔

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کا یادگار واقعہ

حافظ محمد اسحاق ملتانی

مولانا محمد اسحاق صاحب ملتانی بانی ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے تذکرہ مشائخ دیوبند کے ص ۳۰۷ سے ص ۳۱۰ تک حضرت قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حیرت زا واقعہ تحریر کیا ہے۔ جو یہ ہے:

’’حضرت مولانا وکیل احمد تھانوی (استاذالکبیر جامعہ اشرفیہ لاہور) لکھتے ہیں: حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے کچھ عرصہ قبل حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند ڈھاکہ تشریف لے گئے۔ وہاں اپنے میزبان سے معلوم ہوا کہ بنارس میں ایک کتاب سنسکرت زبان میں ہے جس کی بے شمار جلدیں ہیں۔ اس کتاب کی ایک جلد یہاں ڈھاکہ میں اس خاندان کے ایک فرد کے پاس موجود ہے۔ اس جلد میں ممتاز دینی شخصیتوں کے حالات وواقعات درج ہیں۔ اگر آپ (قاری محمد طیب) دیکھنا چاہیں تو چل کر دیکھ لیں۔ حضرت قاری صاحب (محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ) نے احقر کے نام اپنے ایک گرامی نامہ کے اندر اس کی تفصیل یوں تحریر فرمائی جو قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش خدمت ہے۔ وکیل احمد شیروانی غفرلہ خادم مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان‘‘

السلام علیکم! واقعہ یہ ہے کہ تقریباً ۳۵ سال قبل میں (قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ) ڈھاکہ گیا تھا۔ قیام حکیم حبیب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ہوا جو اصل سے لکھنؤ کے باشندے تھے۔ باپ کے زمانہ سے ڈھاکہ میں آباد ہوگئے تھے۔ نہایت ذکی اور ذہین تھے۔ انہوں نے اتفاقی طور پر ذکر کیا کہ بنارس کے رہنے والے ایک صاحب یہاں ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ایک کتاب جو سنسکرت میں لکھی ہوئی ہے۔ اس کی بارہ جلدیں تو بنارس میں ہیں اور باقی جلدیں (شاید دس بیس یا کم وبیش ہوں صحیح یاد نہیں رہا) ہردوار میں ہیں۔ صرف ایک جلد کی نقل ان صاحب کے پاس ہے جو ہندوستان سے متعلق ہے۔ ان جلدوں میں ممتاز شخصیتوں کے حالات وواقعات درج ہیں۔ میں نے حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ اس شخص سے تو ہمیں بھی ملاؤ۔ شاید کچھ واقعات کا علم ہو۔ اس سے ملاقات کا وقت لے لیجئے۔ چنانچہ وقت مقررہ پر ان سے ملاقات ہوئی۔ وہ صاحب نوجوان اور خوب رو تھے۔ بات چیت شروع ہوئی۔ ان صاحب نے حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کی تصدیق کی اور کہا کہ وہ کتاب میرے پاس موجود ہے۔ میں نے کہا کہ اگر ہندوستان کی شخصیتوں کے حالات دریافت کروں تو آپ بتلائیں گے؟ انہوں نے کہا ضرور مگر شرط یہ ہے کہ جن صاحب کے بارے میں معلوم کرنا ہو تو ان کا سن ولادت آپ بتلائیں۔ میں نے کہا: بہت اچھا۔

کتاب سنسکرت میں حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر

اس کے بعد میں نے کہا کہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بتلایئے اور ان کا سن ولادت میں نے بتلادیا اور اس نے فوراً کتاب کھولی اور بیان کرنا شروع کیا۔ یعنی اس میں پڑھ پڑھ کر سنایا کہ:''ہندوستان کی ایک یگانہ روزگار شخصیت ہوگی۔ علم بہت وسیع ہوگا۔ شہرت کافی ہوگی۔ ایسا شخص صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس سے ہزاروں آدمی مستفید ہوں گے۔ وطن تھانہ بھون ہوگا۔ ان کے ایک بھائی ہوں گے جو ذہانت اور ذکاوت میں اوروں سے کم نہیں ہوں گے۔ مگر علمی لائن کے آدمی نہیں ہوں گے، نہ شہرت یافتہ ہوں گے۔ مولانا کے اولاد نہ ہوگی۔ مگر روحانی اولاد بہت کثیر ہوگی اور سب دیندار لوگ ہوں گے۔ متقی ہوں گے۔''

غرض حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی عظمت بیان کی۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت معروف مشہور ہے۔ ممکن ہے اس کی شہرت پر سنی سنائی باتیں نقل کردی ہوں تو میں نے حضرت کے کچھ خانگی حالات پوچھے تو اس نے وہ بھی من وعن بیان کئے جو عام لوگوں کے علم میں نہیں آسکتے تھے تو پھر میں نے پوچھا کہ ان کے خلفاء میں سے کسی کا حال بیان کیجئے۔ اس نے کہا ان کی ولادت کا سن بتایئے۔

حضرت مولانا محمد عیسیٰ الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

میں نے حضرت کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد عیسیٰ الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پوچھا اور ان کا سن ولادت بتایا تو اس نے کہا کہ:''یہ حضرت کے خلفاء میں ممتاز شخصیت ہیں۔ ان کی عمر اتنی ہے، حال ایسا ہے۔ (اور وہ صحیح کہا حتیٰ کہ اس نے کہا کہ) وہ اپنی جائیداد وقف علی الاولاد کریں گے۔''

حالانکہ یہ واقعہ ایسا تھا کہ صرف میرے ہی علم میں تھا۔ مولانا الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ دیوبند تشریف لائے اور وقف علی الاولاد کے بارے میں مسودات ساتھ لائے تھے اور مجھے فرمایا کہ میں نے اس کا ذکر کسی سے نہیں کیا۔ صرف تجھ سے کیا ہے۔ اس کا افشاء نہ کیا جائے۔ مگر اس شخص نے کتاب سے پورا پورا واقعہ جو مجھ پر پیش آیا تھا سب بیان کردیا۔

حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کرام کا ذکر

پھر اس کے بعد میں نے پوچھا کہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کتنے ہیں؟ تو اس نے پوری فہرست سنادی۔ حالانکہ اس وقت بعض خلفاء کو اجازت بیعت ہوئی تھی۔ ان کے بعد پھر دوسروں کو ہوئی۔ مگر اس نے ان کے نام بھی بتائے۔

حکیم الاسلام قاری محمد طیب ؒ کا ذکر

اس فہرست میں میرا نام بھی آیا۔ اس نے کہا کہ: ’’ان کے ایک خلیفہ طیوب (طیب) ہیں جو دیابان (دیوبند) کے رہنے والے ہیں۔‘‘ حالانکہ میں نے اس سے اپنا تعارف بھی نہیں کرایا تھا، نہ میزبان نے کرایا اور نہ وہ مجھ سے واقف تھا۔ میں نے سن ولادت بتایا اور پوچھا کہ ان کے حالات کیا ہیں؟ اس نے کہا: ’’بڑے عالم ہیں، ان کی شہرت بہت ہونے والی ہے؟ اور سفر کثرت سے کریں گے۔ حتیٰ کہ بیرون ہند کے سفر بھی بہت کریں گے۔‘‘

اس وقت تک میں نے صرف افغانستان کا سفر کیا تھا۔ دوسرے ممالک کا جن میں ایشیاء، یورپ، مڈل ایسٹ اور افریقہ وغیرہ شامل ہیں۔ ابھی تک سفر نہیں ہوا تھا۔ مگر اس نے ساری تفصیل بتلا دی۔ پھر کہا کہ وہ تین بھائی ہیں۔ ایک نوعمری میں انتقال کر جائے گا۔ دو بھائی زندہ رہیں گے۔ ان کی دو بہنیں ہوں گی۔ ایک نوعمری میں گزر جائے گی۔ دوسری زندہ رہے گی اور وہ صاحب اولاد ہوگی۔ ان کے والد کی دو شادیاں ہوں گی۔ پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہ ہوگی۔ یہ سب اولاد دوسری بیوی سے ہوگی۔ اب یہ سارے واقعات خانگی تھے۔ جن کا علم میرے سوا شاید آج تک بھی کسی کو نہیں معلوم۔ پھر اس نے میری شادی کا ذکر کیا اور رام پور (سسرال) کا قصہ بیان کیا کہ بیوی وہاں کی رہنے والی ہوگی اور اپنے گھر کی رئیسہ ہوگی۔ پھر میں نے مزید احتیاط کے طور پر کہا کہ ایک شخص مولوی وصی الدین ہیں (جو اس وقت سفر میں میرے ساتھ تھے اور دارالعلوم دیوبند کے طالب علم تھے) میں نے ان کے بارے میں پوچھا اور ان کا سن ولادت بتایا۔ اس نے مولوی وصی الدین کے خانگی حالات سنائے جو صرف مولوی صاحب ہی کے علم میں تھے اور وہ بھی حیران رہ گئے۔

حکیم الامت سے اس واقعہ کا ذکر اور حضرت کا ارشاد

اس سفر سے واپسی کے بعد تھانہ بھون حاضر ہوکر سارا واقعہ حضرت تھانوی ؒ کو سنایا۔ حضرت نے فرمایا کہ: ’’اس واقعہ کی تغلیط کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ یہ سارے واقعات کتاب میں درج ہوں اور ممکن ہے کہ انبیاء سابقین پر منکشف ہوئے ہوں اور وہ لکھ لئے گئے ہوں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ ایک دن گھر سے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ فرمایا: ’’ھذا کتاب من ربّ العلمین وھذا کتاب من ربّ العلمین ‘‘ دائیں ہاتھ کی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ اس میں تمام ان بنی آدم کے نام اور حالات لکھے ہوئے ہیں جو جنتی ہونے والے ہیں اور بائیں ہاتھ کی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ ان میں ان تمام لوگوں کے اسماء اور احوال لکھے ہوئے ہیں جو جہنمی ہونے والے ہیں اور پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر ارشاد فرمایا تو دونوں کتابیں غائب تھیں۔ میں کہتا ہوں حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں شام میں ایک کتاب برآمد ہوئی جس میں خاص قواعد کے ذریعہ دنیا کے ماضی

اور مستقبل کے بارے میں واقعات کا استخراج کیا جا سکتا تھا۔ لوگوں میں اس کتاب کا چرچا ہوا اور وہ فتنہ کی صورت اختیار کر گیا تو حضرت عمرؓ نے شام کا سفر کیا اور اس کتاب پر قبضہ کیا اور گیارہ قبریں کھودنے کا حکم دیا۔ جب قبریں تیار ہوگئیں تو ایک دن شب میں کسی وقت پہنچ کر اس کتاب کو ایک قبر میں دفن کر کے گیارہ کی گیارہ قبروں کو اوپر سے برابر کرا دیا۔ جس سے یہ فتنہ ختم ہوگیا۔ وہ واقعہ جس کے بارے میں آپ نے تصحیح چاہی۔ فقط!

محمد طیب رئیس عمومی دارالعلوم دیوبند وارد حال لاہور، ۱۲ر جمادی الاوّل ۱۳۷۷ھ

نیز حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور نے بھی ایک دفعہ فرمایا کہ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی ؒ نے بھی اس کتاب کو دیکھا تھا اور فرمایا تھا کہ اس کتاب میں حضرت تھانوی ؒ کی وفات کی تاریخ اور دن بھی درج تھا۔ ایک دفعہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن ؒ نے اپنی مجلس میں اس واقعہ کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ: ''جب مولانا طیب ؒ اس واقعہ کو بیان کرتے کرتے اس جملہ پر پہنچے کہ: ''ایسا رشی صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔'' تو اس وقت حضرت دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ فوراً دیوار سے ہٹ کر فرمایا: ''میری ہی کیا خصوصیت ہے جو بھی آتا ہے اس کی نظیر صدیوں میں آتی ہے۔'' حضرت کے اس ارشاد سے تواضع، انکساریت اور فنائیت اتم درجے میں ظاہر ہوتی ہے۔'' (بحوالہ دینی دسترخوان)

حضرت مولانا صدیق انبیٹھوی اور ردقادیانیت

''حضرت مولانا صدیق انبیٹھوی ؒ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مرزاغلام احمد قادیانی نے شروع میں مجددیت کا دعویٰ کیا تھا۔ میں اس وقت مالیرکوٹلہ تھا اور بھائی مشتاق احمد صاحب کے پاس جو لدھیانہ میں پڑھاتے تھے، آتا جاتا تھا۔ مرزا بھی اکثر لدھیانہ میں آتا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ بھائی مشتاق احمد کی مجلس میں تذکرہ ہوا کہ مولوی صاحب! ذرا معلوم تو کریں آیا واقعی وہ مجدد ہے؟ میں نے کہا جب ایسا اتفاق ہو کہ وہ آیا ہوا ہو اور میں بھی یہاں موجود ہوں تو اس وقت جائیں گے۔ اتفاق سے ایسا موقعہ پیش آ گیا۔ اور ایک مجلس میں میرا اور مرزا کا اجتماع ہوگیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ مرزا صاحب! کیا واقعی آپ مجدد ہیں؟ کہا: ہاں! میں نے کہا: تو مقامات سلوک آپ کو ضرور طے کرائے ہوں گے؟ بولے: جی ہاں! میں نے کہا: سیر اجمالی ہوئی یا تفصیلی؟ کہا: اجمالی ہوئی ہے۔ میں نے کہا: اجمالی والا مجدد نہیں ہوتا۔ اس پر مرزا صاحب نے کہا: مجھے اجمالی اور تفصیلی دونوں ہوئی ہیں۔ میں نے کہا: تفصیلی بیان فرمائیے۔ بولے: ایسی تفصیلی تھی جیسے ریل گاڑی تیز چل رہی ہو۔ بظاہر تفصیلی ہوتی ہے مگر معلوم کچھ نہیں ہوتا۔ میں نے کہا: ایسی تفصیلی میں اسٹیشن تو تمام ہی پڑے ہوں گے۔ انہیں کے نام شمار کرا دیجئے، تو کچھ جواب نہ بن پڑا۔'' (تذکرہ مشائخ دیوبند ص ۲۲۳)

سیدنا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی قبر اور تدفین کہاں ہوگی؟

مولانا غلام رسول دین پوری

سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمانوں سے اترنے کے بعد چالیس یا پینتالیس سال دنیا میں قیام پذیر ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ نکاح کریں گے۔ ان کی اولاد ہوگی۔ حج وعمرہ کریں گے۔ پھر ان کا وصال ہوگا اور مدینہ طیبہ میں آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے حجرۂ اقدس اور روضۂ اطہر میں ان کی تدفین ہوگی۔

اس وقت تین قبور مبارکہ: ۱...... آنحضرت ﷺ۔ ۲...... سیدنا صدیق اکبرؓ۔ ۳...... سیدنا عمر فاروقؓ کی موجود ہیں۔ جبکہ چوتھی قبر سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہوگی۔

اس پر چند دلائل اور حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں!

۱...... ’’مجمع الزوائد اور تفسیر درمنثور‘‘ میں ہے: ’’حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں (سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ) کے ساتھ دفن ہوں گے اور ان کی چوتھی قبر ہوگی۔ (مجمع الزوائد ج۸ ص۲۰۹، درمنثور ج۲ ص۲۳۶)

۲...... ’’کنزالعمال‘‘ اور ’’ابن عساکر‘‘ میں ہے: ’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! بظاہر یوں لگتا ہے کہ میں آپ ﷺ کے بعد زندہ رہوں گی۔ لیکن اپنے مبارک پہلو میں مجھے دفن ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: آپ کے لئے جگہ کہاں؟ وہاں تو صرف میری (آپ ﷺ)، ابوبکرؓ وعمرؓ، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبور کی جگہ ہے۔ (کنزالعمال ج۱۳ ص۶۲۰، ابن عساکر ج۳ ص۱۵۳)

۳...... اسی طرح ’’ابن عساکر‘‘ اور امام بخاری رحمہ اللہ کی تاریخ کبیر‘‘ میں ہے: ’’حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کتب سماویہ میں (لکھا ہوا) پایا کہ یقیناً عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، نبی ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے روضۂ اطہر میں دفن ہوں گے، اور پختہ بات ہے کہ روضۂ اقدس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔‘‘ نیز یہ بھی ہے کہ: ’’حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ تورات میں، میں نے آنحضرت ﷺ کی تعریف میں لکھا ہوا دیکھا کہ: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، آپ ﷺ کے ساتھ دفن ہوں گے۔‘‘ (تاریخ الکبیر للبخاری ج۱ ص۲۶۳، ابن عساکر ج۲۰ ص۱۵۳)

۴...... ’’ترمذی‘‘ میں ہے: ’’حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں: ’’تورات میں آنحضرت ﷺ اور

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی شان میں لکھا ہوا ہے کہ وہ ایک ساتھ دفن ہوں گے۔‘‘ اسی طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد لکھتے ہیں:’’قال ابو مودود وقد بقی موضع قبر. ﴿ حضرت ابومودود رحمۃ اللہ علیہ (راوی) کہتے ہیں کہ اس وقت آنحضرت ﷺ کے روضۂ اطہر میں صرف ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔(یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے لئے)‘‘﴾ (ترمذی ج۲ص۲۰۲، باب فضل النبی ﷺ)

۵...... ’’مشکوٰۃ‘‘ میں ہے:’’حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (قرب قیامت میں) عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے۔ شادی کریں گے۔ ان کی اولاد ہوگی۔ (اترنے کے بعد) پینتالیس سال کا عرصہ روئے زمین پر ٹھہریں گے۔ پھر ان کی وفات ہوگی اور میرے قریب میرے روضہ اطہر میں مدفون ہوں گے۔ تب قیامت کے دن میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ایک ساتھ روضہ اطہر سے ابوبکر وعمرؓ کے درمیان اٹھیں گے۔‘‘

(مشکوٰۃ ص۴۸۰، کتاب الفتن، باب نزول عیسیٰ ابن مریمؑ)

ان مذکورہ بالا حوالہ جات اور دلائل سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ آسمانوں سے اترنے کے بعد اور اپنے کارنامے سرانجام دینے کے بعد جب ان کی وفات ہوگی تو ان کی تدفین آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے روضۂ اطہر میں ہوگی۔ آپ کے حجرۂ اقدس میں ہوگی۔ احادیث مبارکہ کی اسناد پر بحث کرنا محدثین کا فن ہے۔ لاکھ بحث کریں۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تدفین کی صراحت موجود ہے جس سے انکار کی قطعاً گنجائش نہیں۔ اس طرح کی احادیث وروایات دنیا کی امہات الکتب میں موجود ہیں۔ اسی لئے بڑے بڑے محقق مفسرین حضرات کو بھی صراحت کرنی پڑی کہ سیدنا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام وفات کے بعد آنحضرت ﷺ کے حجرۂ اقدس میں دفن ہوں گے۔ مثلاً:

۱...... علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر’’روح المعانی‘‘ میں مفصل بحث کرتے ہوئے لکھا کہ:’’ویدفن فی حجرۃ النبی ﷺ ‘‘حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے حجرۂ اقدس میں دفن ہوں گے۔‘‘

(روح المعانی ج۳ص۱۸۷ مطبوعہ بیروت)

۲...... امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر’’ابن کثیر‘‘ میں’’تاریخ ابن عساکر‘‘ کے حوالے سے لکھا ہے کہ:’’انہ یدفن مع النبی ﷺ فی حجرتہ‘‘ عیسیٰ علیہ السلام (وفات کے بعد) نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے حجرۂ اقدس میں دفن ہوں گے۔‘‘ (تفسیر ابن کثیر ج۲ص۴۲۵)

اسی طرح امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ’’البدایہ والنہایہ‘‘ میں’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام‘‘ کے تفصیلی حالات کے بعد آخیر میں لکھا ہے:’’ثم یموت فیدفن فیما قیل فی الحجرۃ النبویہ عند رسول

اللہ ﷺ وصاحبیہ" پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتقال فرمائیں گے اور علماء حضرات کی تصریح کے مطابق "حجرہ نبویہ" میں رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صاحبین (ابوبکرؓ و عمرؓ) کے قریب دفن ہوں گے۔"

(البدایہ والنھایہ ج۲ ص۳۰۰،۳۰۱)

ان تصریحات کے علاوہ علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "ترجمان السنۃ" میں حدیث کے جملہ "انا اولی الناس" سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:" عجیب بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں "انا اولی الناس" کا لفظ فرمایا تھا۔ اس کا ظہور یوں ہوا کہ اول تو آپ ﷺ کے اور ان کے درمیان کوئی اور نبی نہیں گزرا، گویا دونوں کے زمانے متصل متصل رہے۔ پھر اسی مناسبت کی وجہ سے وہی آپ ﷺ کی امت میں تشریف لائیں گے، اور یوں بھی ہوا کہ دفن بھی آپ ﷺ کے پاس ہی آکر ہوں گے۔ زمانی اور مکانی موت کی یہ خصوصیات ان کے سوا کسی اور نبی کو میسر نہیں آئیں۔" (ترجمان السنۃ ج۳ ص۵۹۳)

حضرت کے استدلال سے معلوم ہوا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت ساری خصوصیات و امتیازات سے نوازا ہے۔ وفات کے بعد آپ ﷺ کے حجرۂ اقدس میں ان کی تدفین بھی انہی کی نرالی خصوصیت ہے جو کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔ صرف انہی کو حاصل ہوگی۔ اب ایک طرف ایسے علماء کرام کا طبقہ ہے، محققین مفسرین حضرات کا بہت بڑا گروہ ہے، مؤرخین کا طبقہ ہے جو اپنی اپنی تحقیقات کے باوجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تدفین کی صراحت کررہا ہے کہ ان کی تدفین روضۂ اطہر میں ہوگی۔

دوسری طرف مرزا قادیانی اور اس کی ناپاک ذریت ہے جو ان مبارک تصریحات پر اپنے دجل وتکذیب کا پردہ ڈال کر یکسر انکار کر کے امانت و دیانت کو بالائے طاق رکھ کر ایک نئی تاریخ مرتب کرتے ہیں (کہ وہ فوت ہوگیا اور سری نگر کشمیر میں اس کی قبر ہے) اور انصاف کا خون کرتے ہیں۔ ہمارے اکابر نے سچ اور صحیح فرمایا کہ سچ اور قادیانیت، دیانت اور قادیانیت، امانت اور قادیانیت، شرافت اور قادیانیت، بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ اسی طرح کئی حضرات تحقیق کے میدان میں اتر کر تحقیق کرتے ہوئے اپنے تفردات چھوڑتے ہیں اور مسلمات کو پس پشت رکھ دیتے ہیں۔ وہ ان مذکورہ بالا محققین حضرات سے زیادہ مقام نہیں رکھتے۔ تحقیق کرنا اور مسلمات کو باقی رکھنا اہل حق کا شیوہ رہا ہے۔ تفردات کی راہ اختیار کرنا اپنے ان اکابر سے علیحدگی اختیار کرنا ہے۔ جو بہت ہی خطرناک چیز ہے۔

اللہ تعالیٰ راہ راست پر چلنے اور اہل حق کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ مرزائیوں کو ہدایت نصیب فرمائیں۔ جملہ اہل اسلام کے ایمان و اسلام کی حفاظت فرمائے اور ہر قسم کے شر و فتنے سے بچائے۔ آمین! اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ!

قادیانی سوال کا جواب

مولانا عبدالحکیم نعمانی

سوال ...... مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ اسلام نازل ہوں گے۔ جب وہ نازل ہوں گے تو قرآنی آیات کا کیا بنے گا۔ یہ آیات تو پھر بھی کہہ رہی ہوں گی کہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام نازل ہوں گے۔کیا یہ منسوخ ہوجائیں گی؟

جواب:۱

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے حضور ﷺ سے بہت سے وعدے کئے جو حضور ﷺ کے زمانہ میں ہی آپ ﷺ کی ذات سے وابستہ تھے۔ وہ وعدے پورے ہوئے اور آیات آج بھی موجود ہیں اور پڑھی بھی جاتی ہیں۔ مثلاً:

۱...... ’’الم غلبت الروم (الروم: ۱،۲)‘‘ ﴿اہل روم مغلوب ہوگئے۔﴾

مرزا غلام قادیانی خود بھی اس پیشگوئی کا پورا ہونا مان چکا ہے۔ (ملفوظات ج ۳ ص ۴۴)

۲...... ’’اذا جاء نصر اللہ والفتح (النصر: ۱)‘‘ ﴿جب خدا کی مدد آ پہنچی اور فتح حاصل ہوگئی۔﴾

۳...... ’’تبت یدا ابی لهب وتب (الهب:)‘‘ ﴿ابولہب کے ہاتھ ٹوٹیں اور وہ ہلاک ہو۔﴾

۴...... ’’لتدخلن المسجد الحرام انشاء اللہ آمنین محلقین رؤسهم ومقصرین لاتخافون (الفتح: ۲۷)‘‘ ﴿مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے بال کترواکر امن وامان سے داخل ہوگے اور کسی طرح کا خوف نہ کروگے۔﴾

یہ تمام وعدے پورے ہوئے۔ جب بات پوری ہوجائے تو آیت بدل نہیں جاتی۔ بلکہ اور زیادہ شان سے چمکنے لگتی ہے کہ جن کا وعدہ تھا وہ پورا ہوگیا۔قرآن مجید میں عیسیٰ علیہ اسلام نے خوشخبری دی: ’’مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد (الصف: ۶)‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا:’’انا دعوة ابی ابراهیم وبشری عیسیٰ ابن مریم(کنزل العمال ص ۳۸۴)‘‘

اسی طرح جب عیسیٰ علیہ اسلام تشریف لائیں گے تو وہ بھی فرمائیں گے کہ میں ان آیات کا بذات خود مصداق بن کر آیا ہوں۔تو ان کے نزول سے ان آیات کی عملی تفسیر ہوجائے گی۔ یہ آیات اور زیادہ شان سے چمکنے لگ جائیں گی نہ کہ منسوخ ہوجائیں گی۔

جواب:۲

مرزاغلام قادیانی نے قطعاً جہاد کو حرام قرار دیا ہے۔ جبکہ قرآن مجید میں جہاد کے حکم اور فضیلت کے بارے میں بے شمار آیات موجود ہیں۔ قادیانی حضرات جواب دیں کہ جب وہ قرآن مجید پڑھتے ہیں تو ان آیات پر پہنچ کر کیا کرتے ہیں؟ کیا تلاوت کرتے ہوئے ان آیات کو منسوخ سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں یا پڑھتے ہیں؟

۱...... ’’ومن یقاتل فی سبیل اللہ فیقتل ویغلب فسوف نوتیہ اجرا عظیما (النساء:۷۴)‘‘ ﴿جو شخص خدا کی راہ میں جنگ کرے اور شہید ہو جائے یا غلبہ پائے ہم عنقریب اس کو بڑا ثواب دیں گے۔﴾

۲...... ’’الذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسم اعظم درجۃ عنداللہ واولئک ھم الفآئزون (التوبہ:۲۰)‘‘ ﴿جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے اور خدا کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرتے رہے۔ خدا کے ہاں ان کے درجے بہت بڑے ہیں۔ اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔﴾

۳...... ’’انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسم فی سبیل اللہ الئک ھم الصادقون (الحجرات:۱۵)‘‘ ﴿بے شک مومن تو وہ ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ پھر شک میں نہ پڑے اور خدا کی راہ میں مال اور جان سے لڑے۔ یہی لوگ ایمان کے سچے ہیں۔﴾

تو قادیانی حضرات جہاد کی آیات کے بارے میں کیا کرتے ہیں؟ مرزائیو! تم کہتے ہو سورہ جمعہ میں نبی کریم ﷺ کے دوبارہ آنے کا ذکر ہے اور نعوذ باللہ وہ مرزا قادیانی کی شکل میں آئے ہیں۔ (نقل کفر کفر نباشد) تو مرزا قادیانی تو آکر ۱۹۰۸ء میں ہیضے کا شکار ہو کے گزر گیا تو تمہارے مطابق وہ آیات تو اب بھی کہہ رہی ہیں کہ نبی کریم ﷺ دوبارہ آئیں گے تو آیات کا اب کیا کرتے ہو؟

مرزا قادیانی کہتا ہے قرآن میں یہ درج ہے کہ مسیح موعود جب آئے گا وہ دکھ اٹھائے گا۔ اس کے خلاف فتوے دیئے جائیں گے، وغیرہ۔ تو مرزا قادیانی تو آکے گزر بھی گیا۔ وہ نامعلوم آیات اب بھی وہی کہہ رہی ہیں کہ مسیح موعود جب آئے گا دکھ اٹھائے گا۔ تو ان آیات کا کیا کرتے ہو؟

احادیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ تمہارے مطابق مرزا قادیانی، وہ آکے مر بھی چکا تو اب ان احادیث کا کیا کرتے ہو؟ وہ تو اب بھی کہہ رہی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ ما ھو جوابکم فھو جوابنا!

جناب بھٹو صاحب اور ردِ قادیانیت

قسط نمبر: 2

مولانا اللہ وسایا

قائدِ عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اپنے دورِ حکومت میں بے شمار اسلامی اقدامات کیے۔ جن میں اسلامی سربراہ کانفرنس کا انعقاد، شراب پر پابندی، گھڑ دوڑ، جواء بازی پر پابندی، جمعۃ المبارک کی تعطیل اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینا شامل ہے۔ بھٹو مرحوم نے مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی اور پروفیسر غفور احمد کی نظام شریعت سے متعلق سفارشات کو من وعن ۱۹۷۳ء کے دستور میں شامل کر لیا تھا اور پانچ سال کے اندر اندر اس پر قانون سازی کے لئے اسمبلی سے بل بھی پاس کروالیا تھا۔ جناب بھٹو مرحوم کو یہ کریڈٹ بھی جاتا ہے کہ انہوں نے پاکستان کے وزیر اعظم کا مسلمان ہونا ضروری قرار دیا۔ مزید برآں آئین میں مسلمان کی تعریف بالوضاحت شق بھی شامل کی۔

اگر بھٹو مرحوم نام کے مسلمان ہوتے تو شاہ فیصل انہیں اسلامی سربراہ کانفرنس کا پاکستان میں صدر منتخب نہ کرتے۔ مرحوم بھٹو نے سپریم کورٹ میں کہا تھا کہ وہ مسلمان ہیں اور صرف خدا کے سامنے گڑگڑائیں گے۔ ایک دفعہ نصرت بھٹو صاحبہ جناب بھٹو مرحوم سے ملنے کے لئے جیل گئیں تو مرحوم نے کہا کہ ''نصرت تم جانتی ہو کہ میں کسی فرقہ واریت کا قائل نہیں۔ لیکن قادیانی مجھے قتل کروانے کے درپے ہیں۔'' پھر بھٹو مرحوم نے خود کلامی کے انداز میں کہا *"I can sacrifice my thousand lives for the sake of Holy Prophet P.B.U.H"* (میں حضور نبی کریم ﷺ کے لئے اپنے آپ کو ہزار مرتبہ قربان کر سکتا ہوں) (دردوالم شہید ذوالفقار علی بھٹو اور قادیانی ص ۷)

جناب شہید ذوالفقار علی بھٹو نے ۷؍ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی سے ایک آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلا کر اپنے دورِ حکومت کو منفرد اعزاز دیا اور ۹۰ سالہ پرانا مسئلہ حل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ قادیانی ظاہر و باطن سامراجی طاقتوں کے ایماء پر ہمیشہ پاکستان اور عالمِ اسلام کے خلاف سازشوں میں شریک رہے ہیں۔ بھٹو مرحوم نے قادیانیوں کے امریکہ سے خفیہ تعلقات کے بعض گوشوں سے نقاب اٹھاتے ہوئے کہا تھا کہ: ''برسرِ اقتدار آنے کے بعد جب میں سربراہ مملکت کی حیثیت سے پہلی مرتبہ امریکہ کے دورہ پر گیا تو امریکی صدر نے مجھے ہدایت کی کہ پاکستان میں قادیانی جماعت ہمارا سیکٹ (فرقہ *Sect*) ہے۔ آپ ان کا ہر لحاظ سے خیال رکھیں۔ دوسری مرتبہ جب امریکہ کا سرکاری دورہ ہوا، تب بھی یہی بات دہرائی گئی۔ یہ بات میرے پاس امانت تھی، ریکارڈ کی خاطر پہلی مرتبہ انکشاف کر رہا ہوں۔'' (قادیانیت کا سیاسی تجزیہ از صاحبزادہ طارق محمود ص ۳۵)

اور یہی وجہ ہے کہ محمد خاں جونیجو اور جنرل ضیاء الحق کے دور میں امریکی استعمار کی طرف سے قادیانیوں کی اعلانیہ حمایت کی گئی۔ امریکی سینٹ کی ۷ ارکنی خارجہ تعلقات کی کمیٹی نے پاکستان کی فوجی اور اقتصادی امداد کے لئے اپنی قرارداد میں جو شرائط شامل کیں، ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ: ”امریکی صدر ہر سال اس مفہوم کا ایک سرٹیفکیٹ جاری کریں گے کہ حکومت پاکستان اقلیتوں مثلاً احمدیوں کو مکمل شہری اور مذہبی آزادیاں نہ دینے کی روش سے باز آرہی ہے اور ایسی تمام سرگرمیاں ختم کررہی ہے جو مذہبی آزادیوں پر قدغن عائد کرتی ہیں۔“ (بحوالہ مضمون جناب ارشاد احمد حقانی اداراتی صفحہ ۳، روزنامہ جنگ مؤرخہ ۵؍مئی ۱۹۸۷ء)

قادیانیوں کی مکمل مذہبی اور شہری آزدی کا مطلب کیا ہے؟ یہ کہ وہ:

- ملت اسلامیہ سے قطعی طور پر الگ ایک نئی امت ہوتے ہوئے بھی اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص مذہبی شعائر استعمال کر کے دھوکہ اور اشتباہ کی جو فضاء قائم رکھنا چاہتے ہیں، وہ بدستور قائم رہے۔
- بھٹو دور میں پاکستان کی پارلیمنٹ نے ملت اسلامیہ کے دینی تشخص کے تحفظ کے لئے قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دینے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ ختم ہو جائے۔
- ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو مسجد، کلمہ طیبہ اور اسلام کا نام اور اصطلاحات استعمال کرنے سے جو روکا گیا ہے اسے غیرمؤثر بنایا جائے۔
- پاکستان کے دینی اور عوامی حلقے مسلمانوں سے قادیانیوں کی الگ حیثیت کو عملاً متعین کرانے کے لئے جن جائز قانونی اقدامات کا مسلسل مطالبہ کر رہے ہیں ان کا راستہ روک دیا جائے۔

امریکی سینٹ کی یہ قرارداد قادیانیوں کے خودساختہ حقوق کی حمایت سے زیادہ ملت اسلامیہ کے دینی تشخص اور مذہبی اعتقادات پر براہ راست اور ناقابل برداشت حملہ تھی۔ اتفاق سے بھٹو مرحوم کے دور میں بعض بڑے اہم عہدے قادیانیوں کے کنٹرول میں آگئے اور انہوں نے اپنی جماعت کے افراد کی بھرتی کو اپنا فریضہ خیال کر لیا۔ پاکستانی فضائیہ کے سابق سربراہ ایئرمارشل ظفر چوہدری بڑے متعصب قادیانی اور سخت گیر طبیعت کے مالک تھے۔ انہوں نے ایئرفورس پر مرزائیوں کو قابض کرانے کی خاطر کیا کچھ نہیں کیا؟ جب کبھی بھرتی کا مرحلہ آیا تو ہم عقیدہ افراد کو فوقیت دی گئی۔ امریکہ وغیرہ میں کسی نوجوان کو بغرض تربیت بھیجنے کا سوال اٹھا تو قادیانی افسر کا چناؤ ہوا۔ حتیٰ کہ فضائیہ میں ان قادیانی افراد کا اثر ورسوخ بڑھ گیا۔ اسی لئے تاحال وہ محکمہ دفاع کے بعض اہم اور نازک عہدوں پر چھائے ہوئے ہیں اور سرکاری اعلان کے مطابق اس وقت فوج میں ۳۲۸؍افسران قادیانی ہیں۔ ایک بار ظفر چوہدری کے ہاتھوں کورٹ مارشل کی بھینٹ چڑھنے والے ایک مسلمان فضائی افسر نے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو تک رسائی حاصل کی اور انہیں ظفر چوہدری کی گھٹیا ذہنیت اور اسلام وملک دشمن سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ یہ لرزہ خیز داستان سن کر مسٹر بھٹو بہت حیران

ہوئے۔ کہتے ہیں اس روز بھٹو صاحب بہت پریشان تھے۔ ان کے ماتھے پر معنی خیز شکن ابھر آئی اور کہا: ''اچھا یہ ہے ان کا اصل روپ'' (مؤید قومی ہیرو مسٹر ایم ایم عالم تحریک ختم نبوت ص۱۸۳،۱۸۴، نوائے وقت مؤرخہ ۸راگست ۱۹۷۳ء)

شاید بھٹو صاحب اس بات کو زیادہ اہمیت نہ دیتے لیکن ایک واقعہ نے انہیں عملی قدم اٹھانے پر مجبور کر دیا اور وہ درگزر نہ کر سکے کہ چند روز بعد مرزائیوں کا سالانہ جلسہ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ربوہ میں ہو رہا تھا۔ نام نہاد قادیانی خلیفہ مرزا ناصر تقریر کر رہا تھا۔ پاکستان ایئر فورس کا ایک جہاز اڑتا ہوا آیا، اس نے فضا میں غوطہ لگا کر مرزا ناصر کو سلامی دی، دوسرا آیا، اس نے بھی یہی عمل دہرایا، تیسرے نے بھی یہی فعل قبیح کیا۔ یہ سارے مرزائی پائلٹ تھے جنہوں نے ایئر فورس کے ایئر مارشل ظفر چوہدری کے حکم سے ایسا کیا۔ اس پر قادیانی خلیفہ مرزا ناصر خوشی سے پھولے نہ سمایا۔ اس نے اپنا دامن پھیلایا اور آسمان کی طرف منہ کر کے حاضرین سے مخاطب ہوا۔ ''میں دیکھ رہا ہوں کہ احمدیت (قادیانیت) کا پھل پک چکا ہے اور جلد ہی میری جھولی میں گرنے والا ہے۔'' یہ رپورٹ جرائد و رسائل میں پوری آب و تاب کے ساتھ شائع ہوئی۔ خفیہ ذرائع سے جناب مسٹر بھٹو بھی اس کی تصدیق کر چکے تھے۔ ان حقائق کے پیش نظر حکومت نے ظفر چوہدری کو رخصت کر دیا۔ اس خبر سے پورے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ فضائیہ کے ہر اسٹیشن پر جانبازوں نے یوم تشکر منایا۔ یہ پہلا موقع تھا جب مرزائی بزرجمہر اور ذوالفقار علی بھٹو صاحب میں نفرتوں نے جنم لیا اور قادیانی مسٹر بھٹو کے خلاف زبان درازی پر اتر آئے: ''چند برس قبل گروپ کیپٹن عبدالستار کے بقول انہوں نے جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کو ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کی قادیانی سازش سے باخبر کیا تھا۔'' (روزنامہ نوائے وقت مؤرخہ ۸راگست ۱۹۷۳ء)

۲۵رجولائی ۱۹۷۴ء کو جسٹس صمدانی کی عدالت میں فوری نوعیت کا بیان سماعت کیا گیا۔ فاضل ٹریبونل نے ۳۱راگست کو اس کے اہم اجزاء خبر رساں ایجنسیوں کے حوالے کئے جو آئندہ روز اشاعت پذیر ہوئے۔ بیان ہوا کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد کی صدارت میں بعض سرکردہ قادیانیوں نے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو راستے سے ہٹا دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ پروگرام یہ بنا کہ ایک تقریب میں انہیں قتل کر دیا جائے۔ اس سے پہلے ایئر مارشل ظفر چوہدری جو متعصب اور کٹر قادیانی ہے اور رشتہ کے لحاظ سے سر ظفر اللہ خان قادیانی کا حقیقی بھتیجا اور میجر جنرل نذیر احمد قادیانی کا ہم زلف ہے، نے بھٹو حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی جو ناکام بنا دی گئی۔ قتل کی سازش حکومت کے علم میں ہے۔ مزید برآں تفتیشی ادارے مسٹر ایم ایم احمد قادیانی کے ایک رشتہ دار کے گھر سے وائرلیس ٹرانسمیٹر برآمد کر چکے ہیں۔

(رپورٹ جسٹس صمدانی ٹریبونل، مندرجہ اردو اخبارات بتاریخ یکم راکتوبر ۱۹۷۴ء)

اور پھر بھٹو مرحوم کے عہد ہی میں قادیانی جرنیل میجر آدم خان نے حکومت کا تختہ الٹنے کی خطرناک سازش تیار کی اور سادہ لوح مسلمان نوجوانوں کو بھی اس میں ملوث کر لیا گیا۔ سازش پکڑی گئی، جنرل آدم اور

اس کے بیٹے میجر فاروق اور میجر افتخار قید کر لئے گئے اور قادیانی امت سردی میں سکڑے ہوئے سانپ کی طرح بیٹھ گئی۔ (آستین کے سانپ از طاہر رزاق)

آغا شورش کی جناب بھٹو صاحب سے تاریخی ملاقات کے بعد بھٹو مرحوم نے فرمایا تھا کہ: ’’قادیانی اتنے خطرناک ہیں اس کا احساس مجھے ان دو دنوں میں ہوا ہے۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ قادیانی مذہب کے لوگ اس قدر خوفناک ارادے رکھتے ہیں۔‘‘ (مقالہ مولانا تاج محمود، علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی ۱۹۹۱ء)

شہید ذوالفقار علی بھٹو نے فرمایا: ’’پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ یہاں اسلامی قوانین رائج ہوں گے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ پاکستان کا نظام اسلامی شریعت کے مطابق چلایا جائے گا۔‘‘ (روزنامہ امروز، مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۷۴ء)

مزید فرمایا کہ: ’’جو شخص ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے اور قادیانیوں کا مسئلہ حل کرنے کا شرف ان شاء اللہ انہیں حاصل ہوگا اور یہی اعزاز انہیں خدا کے حضور سرخرو کرے گا۔‘‘

(قادیانیت کا سیاسی تجزیہ از صاحبزادہ طارق محمود)

چنانچہ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی سے ایک آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلا کر اپنے دور حکومت کو منفرد اعزاز دیا اور ۹۰ سالہ پرانا مسئلہ حل کرنے کی سعادت بھی شہید بھٹو نے حاصل کی۔ قوم سے خطاب کرتے ہوئے شہید بھٹو نے فرمایا کہ: ’’منکرین ختم نبوت (قادیانیوں) کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ پوری قوم کی خواہشات کا آئینہ دار ہے۔ اس مسئلہ کو دبانے کے لئے ۱۹۵۳ء میں ظالمانہ طور پر طاقت استعمال کی گئی تھی۔‘‘ (قاطع قادیانیت از مصباح الدین ص۱۲۰)

مزید فرمایا کہ: ’’قادیانی مسئلہ کے حل ہونے سے پاکستان کو سیاسی استحکام حاصل ہوگیا ہے۔‘‘

(الحق اکوڑہ خٹک نومبر ۱۹۷۴ء)

اور ایک دفعہ اپنے خلاف مارشل لاء کے وائٹ پیپر کے جواب میں کہا کہ: ’’ہم نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ جب کہ سابقہ حکومتوں نے عوام کی تحریکوں کو کچل کر مرزائیوں کو اعلیٰ عہدے دیئے۔ ہمارے بعض سیاستدان، علماء، اس حکومت کی حمایت میں تھے۔ جس نے اپنی کابینہ میں ظفر اللہ خان (قادیانی) کو وزیر خارجہ رکھا ہوا تھا۔ کسی نے مطالبہ نہ کیا تھا کہ وہ مرتد کے ساتھ بیٹھیں گے یا نہیں بیٹھیں گے۔ کیا وہاں سب شریعت کے مطابق تھا۔‘‘ (درد والم، شہید ذوالفقار علی بھٹو اور قادیانی از احمد طاہر)

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر پورے عالم اسلام میں شہید بھٹو کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخی فیصلہ کی اہمیت اپنی جگہ، مگر اس کی جو قیمت بھٹو مرحوم کو ادا کرنا پڑی یہ صرف انہی کو احساس تھا۔ انہیں ایک سازش کے تحت اقتدار سے ہٹایا گیا اور انہیں پھانسی کی سزا دی گئی۔ حالانکہ بے

شمار اسلامی ممالک نے ان کی اسلامی خدمات کے پیش نظر ان کی جان بخشی کی اپیل کی تھی اور اس دوران قادیانی لابی پوری مستعدی سے کام کرتی رہی اور ایسے مواقع تلاش کرتی رہی کہ ان سے اپنے انتقام کی آگ ٹھنڈی کرے۔ راؤ عبدالرشید صاحب نے اپنی کتاب ''جو میں نے دیکھا'' میں لکھا ہے کہ بھٹو مرحوم کی حکومت ختم کرنے کے لئے قادیانی العقیدہ لوگوں نے بے حد کام کیا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے سے قبل جناب بھٹو مرحوم نے مولانا سید محمد یوسف بنوری سے کہا تھا کہ: ''قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کا فیصلہ ان کے گلے میں پھانسی کا پھندا ہے۔'' وہ پھانسی کا پھندا کیا تھا؟ وہ قادیانیوں کی سازشیں تھیں۔ ظفر اللہ خاں، ایم. ایم. احمد، ایئر مارشل ظفر چوہدری اور مرزا ناصر احمد ایسے قادیانیوں کے کمانڈوز ایکشن اور دیگر جوڑ توڑ تھے۔ مولانا تاج محمود کی روایت کے مطابق جو ہفت روزہ لولاک فیصل آباد میں شائع بھی ہو چکی ہے، قادیانی پیشوا آنجہانی مرزا ناصر نے چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی کی معیت میں اس وقت کے لاہور ہائیکورٹ کے ایک جج (جسٹس مولوی مشتاق) سے خفیہ ملاقات کی۔ یہ ملاقات رات کو ۱۲ بجے یا اس کے بعد ہوئی۔ ملاقات میں کیا باتیں ہوئیں، اس پر وہ جج صاحب ہی روشنی ڈال سکتے ہیں جن سے ملاقات ہوئی تھی۔ کیونکہ ملاقات کرنے والے دونوں سرکردہ قادیانی لیڈر آنجہانی ہو چکے ہیں۔ تاہم یہ خبر شائع ہو جانے کے بعد نہ تو جج صاحب نے ملاقات کی تردید کی اور نہ ہی قادیانیوں نے۔ بہرحال یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ قادیانیوں نے اس مقدمے میں خصوصی دلچسپی لی تھی بلکہ جس شخص کی گواہی سے بھٹو کے خلاف فیصلہ ہوا وہ (وعدہ معاف گواہ) مسعود محمود قادیانی تھا۔

یہ شخص ایف. ایس. ایف کا ڈائریکٹر اور متعصب قادیانی تھا۔ بھٹو صاحب کے زوال میں اس کے خفیہ ہاتھ اور سازشوں کا گہرا تعلق تھا۔ بھٹو شہید نے اپنی کتاب "If I am Assasinated" میں اس نمک حرام کے متعلق لکھا کہ: ''میں ایک خاص بات کی نشاندہی اور کرنا چاہتا ہوں کہ الیکشن کمیشن کے سیکرٹری مسٹر اے. زیڈ فاروقی، مسٹر این. اے فاروقی کے بھتیجے بھی ہیں، جن کی بیوی میرے مقدمے میں وعدہ معاف گواہ مسعود محمود کی بیوی کی بہن ہے، جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے، این. اے فاروقی نے مسعود محمود کے وعدہ معاف گواہ بننے سے قبل مسعود محمود اور مارشل لاء حکام کے درمیان رابطہ کا کام کیا تھا۔ یہاں میں یہ بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ الیکشن کمیشن کے سیکرٹری مسٹر اے. این فاروقی جن کے بیانات کو وائٹ پیپر میں بنیاد بنایا گیا ہے وہ قادیانی ہیں اور انہوں نے مجھ سے اس بات کا بدلہ لیا کہ میں نے قادیانیوں کو غیر مسلم کیوں قرار دیا تھا۔''

مسعود محمود قادیانی سازشی ٹولہ کی پیداوار تھا اور ان کے لئے اس نے مہرے کا کردار ادا کرتا تھا۔

اس کی ملازمت کے دوران جتنے قتل ہوئے اور جتنی بدامنی پیدا کی گئی یہ سب کچھ ایک سازش کے تحت شہید بھٹو کی شہرت کو داغدار کرنے کے لئے مسعود محمود نے کیا۔

بھٹو مرحوم نے فوج کی بار بار سیاست میں مداخلت اور بیوروکریسی کی اجارہ داری کا توڑ فیڈرل سیکورٹی فورس کے قیام کی شکل میں سوچا۔ مگر ڈائریکٹر جنرل مسعود محمود مرزائی کا تقرر ہوگیا۔ جس کی مذہبی پوزیشن کا مرحوم بھٹو کو علم نہ ہوسکا۔ بعد میں اس کی سرگرمیوں پر مرحوم کو جب شبہ ہوا تو جناب بھٹو مرحوم کے استفسار پر مسعود محمود نے لاعلمی کا اظہار کیا اور اس کے نتیجہ میں مسعود محمود قادیانی نے وعدہ معاف گواہ بن کر بھٹو کو پھانسی کی سزا دلوائی اور یوں قادیانی اپنے مشن میں کامیاب ہوگئے۔ مرحوم بھٹو کے مندرجہ بالا الفاظ پر تبصرہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ صرف اتنا ضروری ہے کہ ان کے مطابق ان کے قاتل مرزائی ہیں جو کافر ہیں، کیا کافر کے ہاتھوں مرنا شہادت کی موت نہیں۔ (دردوالم از ظاہر)

مارشل لاء کی حکومت نے اے۔ زیڈ فاروقی قادیانی کو تحفظ دینے کے لئے وائٹ پیپر میں بھٹو شہید کو دھاندلی کا ذمہ دار ٹھہرایا اور ایک کافر کے بیان کو شہادت بنا کر ابتداء ہی سے وائٹ پیپر کو ناپاک کر دیا۔ بھٹو شہید نے اپنی کتاب "If I am Assasinated" کے صفحہ نمبر ۵۵ پر لکھا کہ: ''قادیانی سیکرٹری الیکشن کمیشن فاروقی کا بیان بھی پاکستانی عوام کو مجھ سے ناراض کرنے کے لئے وائٹ پیپر میں شامل کیا گیا ہے۔'' مزید فرمایا کہ: ''اس وائٹ پیپر کو یہ بھی معلوم نہیں کہ بسم اللہ کیسے کی جاتی ہے۔ جس کی ابتداء ایک کافر (زیڈ۔ اے فاروقی قادیانی) کے نوٹ سے ہوئی ہے۔ جھوٹ سے کسی چیز کی ابتداء ہو تو سچائی پر خاتمہ نہیں ہوسکتا۔'' (میرے دوست میرے قاتل ص۱۴)

چار کا عدد عجیب وغریب

''چار کا عدد بھی عجیب وغریب ہے۔ عناصر اربعہ یعنی آگ، ہوا، پانی، مٹی تو آپ نے بھی سنے ہوں گے لیکن قرآن نے ایک موقعہ پر استعمال کیا ہے۔ وہی حضرت ابراہیم کی مشہور درخواست کہ مجھے دکھا دیجئے۔ آپ کیسے زندہ کرتے ہیں۔ (رب ارنی کیف. الخ!) تھوڑی سی ضروری قیل وقال کے بعد زندگی بعد الموت کا منظر دکھانے کے لئے جو نسخہ تیار کیا گیا تھا اس کے اجزاء چار ہی تھے۔ (فخذ اربعۃ من الطیر) اب آگے بڑھ جائیے ان گنت فرشتوں میں چار بے حد مشہور ہیں۔ جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل۔ بے شمار انبیاء ورسولوں میں چار نہایت شہرت یاب: ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ (علیہم)، محمد ﷺ۔ آسمانی کتاب میں چار کی بے حد شہرت: قرآن، زبور، انجیل، توراۃ۔ ایک لاکھ سے زائد صحابہ ؓ ہیں۔ چار خاص الخاص: ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ فقہی مکاتیب فکر میں چار کی خاص شہرت: حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی۔ رہا تصوف کا سلسلہ تو اس میں بھی چار شہرۂ آفاق: نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ۔ دنیا میں یہ چاروں سلسلے پھیلے اور ہندوستان میں بھی پہنچ گئے۔''

مخدوم جناب نور محمد کا قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر خطاب

ادارہ!

> ۲ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانی مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے قومی اسمبلی پاکستان میں جناب مخدوم نور محمد نے جو خطاب کیا تھا اس کا اردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

جناب مخدوم نور محمد: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ قادیانی اور مرزائی گروہ کے اعتقادات کا تعین کرنے کے لئے اس معزز ایوان کو، قومی اسمبلی کو ایک کمیٹی میں تشکیل دیا گیا ہے۔ واقعات اور اسباب جو ابھی ہمارے سامنے آئے ہیں، وہ ہم پر واضح ہیں۔ مسلمانوں کو اپنے اعتقادات کا پیدائشی طور پر علم ہوتا ہے۔ اسلام دین اور دنیا آخرت کا نظام خداوندی ہے۔ اس میں تحریف اور تبدیلی اسلام کے بنیادی ارشادات کے صریحاً منافی ہے۔ یہ باتیں سب جانتے ہیں۔ مسلمان اپنے اعتقادات سے محض اس لئے بھٹک سکتے تھے۔ اس قسم کے فتنے جو سیاسی اغراض و مقاصد کے لئے، سامراجی سرمائے پر ایک مصدقہ اور مسلمہ دین میں رخنہ اندازی کرنے کے لئے، امت اسلامیہ میں افتراق پیدا کرنے کے لئے ایک تنظیم چلائی جاتی ہے۔ جو کہ سامراجیت اور حکومتوں کا ایک بڑا پرانا فعل ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں ایک انتہائی اہم ترین مسئلہ سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ جس کے بارے میں ہمیں یہ فیصلہ دینا ہوگا کہ اس تحریک کا مقصد، اس جماعت کا مقصد زیر زمین سازش ہے۔ اس کی وجہ جواز کیا ہے۔ جناب والا! میرے ناقص ذہن کی روشنی میں یا انتہائی قلیل مطالعہ کے مطابق تاج برطانیہ کا محکمہ جاسوسی، صیہونی لابی، اس صیہونی گروپ کی ایک تخلیق شدہ جماعت ہے۔ جس کے بارے میں جناب! آپ بخوبی آگاہ ہیں۔ برٹش ایمپائر کا سب سے بڑا فلسفہ کیا ہوتا ہے ''ڈیوائڈ اینڈ رول۔'' اس کے بعد اس کے آگے ایک خوفناک حربہ تھا۔ وہ:

"How to sow dragn's teeth."

(اژدھے کے دانتوں کی آبیاری کیونکر کی جائے)

وہ اپنے استحکام کے لئے، اپنی تجارت کے لئے، اپنی ثقافت کے لئے غریب اقوام پر جبری ٹھونستے ہیں۔ ان پر مسلط کرنے کے لئے باقی حربے بھی ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ نہایت تاریخی اور ایسی مصدقہ بات ہے کہ اس حقیقت سے انکار کیونکر کیا جائے؟ تاج برطانیہ کے محکمہ جاسوسی نے ان دونوں فرقوں کو تخلیق کیا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو گمراہ کیا ہے۔ ہندوؤں کو آریہ سماج کی تحریک کی شکل میں جنم دیا ہے۔ میں آپ

کو مختصر سمجھاؤں۔ اسلام وہ پاک مذہب ہے، وہ آخری مذہب ہے، جس میں نبی کریم ﷺ ختم المرسلین ہیں۔ یہ خداوند کریم کا آخری فیصلہ ہے۔ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن پاک کی ہر چیز مصدقہ، پاکیزہ ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ختم نبوت ہے۔ یہ ایک برحق جزو اعظم اسلام کا ہے۔

جناب! آپ جانتے ہیں جیسے اصنام پرستی ہے۔ ہزاروں برس سے دنیا کا پرانا مذہب ہے اہل ہنود کا۔ ہزاروں برس سے اصنام پرستی ان کے رگ و پے میں داخل ہے۔ آریہ سماج کا نعرہ یہ تھا کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ بھگوان اکیلا ہے، مورتی پوجا حرام ہے۔ گویا ان کے مذہب میں بھی مداخلت کی، جیسے ہم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے انہوں نے ایک ڈھونگ رچایا۔ ان دونوں جماعتوں کا پاکستانی قوم سے فتنہ ان کا رول، ان کا فتنہ کردار، عالم اسلام میں افتراق پیدا کرنا ہے۔ عالم اسلام کی بڑھتی ہوئی آبادی، بڑھتی ہوئی تجارت، بڑھتی ہوئی دولت کے پیش نظر، کہ کہیں یہ ملک متمول نہ بن جائیں۔ اسلام کے قلعے میں شگاف ڈالنے کی سب سے بڑی زیر زمین سازش ہے جو کہ خاص طور پر سامراجیت، صیہونیت، چاہے وہ دنیا کے کسی خطے میں کیوں نہ ہو۔

جناب! آپ جانتے ہیں، میں اس حقیقی منطق سے آپ کو روشناس کراتا ہوں کہ اس مضبوط و مربوط، اس پرانے فتنے کو انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے پڑھا ہے ''ٹائم میگزین'' میں۔ ہوسکتا ہے سات برس پیشتر کی مجھے تاریخ صحیح یاد نہ ہو تو اس میں جناب والا! امریکہ میں اہل ہنود کا ادارہ ہے۔ ''ٹائم میگزین'' میں امریکہ اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ امریکی عنصر لکھتے ہیں کہ:

American CIA is the illegitimate child of British Home Department

(امریکی سی آئی اے، برطانوی وزارت داخلہ کا ناجائز بچہ ہے۔) تو جناب! میں عرض کرتا ہوں کہ برطانیہ کو اپنی حکومت چلانے کے لئے، اپنی حکمرانی پھیلانے کے لئے، کس طرح ایک وسیع و عریض قوت کو ایک تنظیم کا سہارا لینا پڑا۔

جناب والا! آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ جس وقت برطانیہ کا اقتدار ختم ہوا۔ جب برطانیہ روبہ تنزل ہوا، جب برطانیہ کی قوت جو تھی، وہ اپنی کالونی سے، اپنے مقبوضہ جات سے نکل کر صرف جزائر برطانیہ میں آنا شروع ہوئی۔ تو اس وقت ان میں یہ قوت باقی نہیں رہی تھی کہ دنیا کا وہ نظام ہوم ڈیپارٹمنٹ جس نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے۔ اس کو قائم رکھتے اور اس کو چلاتے۔ بالآخر وہ نظام امریکہ کی سی آئی اے کو منتقل ہوا۔ دنیا کا جو انضمام تھا، سیاسی مغربیت اور مغربی یورپ کی اور مغربی ممالک کی اور ***Westren Hemisphere*** (مغربی نصف کرۂ ارض) کی بالادستی کو کنٹرول کرنے کے لئے وہ طاقتیں جو تھیں، وہ ازخود برطانیہ سے امریکن سی آئی اے کو منتقل ہوگئیں۔

جناب! اب آپ انداز فرما سکتے ہیں کہ تاج برطانیہ کا لگایا ہوا پودا جو ہے اس کی آبیاری بھی اسی طرح سی آئی اے کو منتقل ہو چکی ہے۔ چوہدری ظفر اللہ سے زیادہ قابل لوگ بھی پاکستان میں موجود تھے۔

جناب والا! میں منطق کی بات کہوں گا۔ دین کے مسئلے میں علماء کرام نے تشریحاً اپنے معتقدات، اپنے تجربات اور اپنی بصیرت سے تشریح فرما دی ہے۔ میں فقط یہ عرض کروں گا کہ چوہدری ظفر اللہ اور ایم ایم احمد یا ان کے باقی جو گروپ ہیں۔ یہ اوسط ذہن سے کم لوگ تھے۔ انہیں اوپر اٹھایا گیا۔ ان کے مقام کو دانستہ اجاگر کیا گیا۔ جناب والا! بین الاقوامی عدالت کا جج بننے کے لئے سید حسین شہید سہروردی اور اے۔ کے بروہی کی شخصیت کیا کچھ کم تھی؟ مگر وہ سامراج کے ایجنٹ نہیں تھے۔ لہٰذا ان کی تعیناتی جو تھی، وہ مغربی طاقتوں کے ارادوں میں حائل تھی اور ان عظیم شخصیتوں کو لینا انہوں نے قبول نہ کیا۔ بعینہ اسی طرح جناب والا! اگر آپ دیکھیں، ایم ایم احمد جو پاکستان کو توڑنے کے بعد عالمی بینک میں بیٹھا ہوا ہے، وہ سازشیں اور مکاریاں کرتا رہا ہے۔

یہ پہلے اسسٹنٹ کمشنر تھا۔ جس نے تقسیم کے وقت جب ہندوؤں کا انخلاء سیالکوٹ سے ہوا اور تارکین کی جو جائیداد ہاتھ آئی، انہوں نے فوراً اٹھا کر گورداس پور کے قادیانیوں میں شامل کر دی۔ جناب والا! ان کی محبت بھی پاکستان سے کسی تلخ حقائق کی وجہ سے وہ ظاہر کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمارے مسلم پنجاب کے علاقے جو تھے، انہوں نے ریڈ کلف ایوارڈ سے مل کر اور ماؤنٹ بیٹن سے مل کر، کانگریس سے مل کر، بقول جناب چوہدری غلام نبی صاحب، انہوں نے ہمارے علاقے کٹوائے اور بھارت میں شامل کرائے۔ معزز ممبران اس سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار فرمائیں گے۔ اس کے بعد جب مغربی پاکستان سے، مغربی پنجاب سے سکھ بھاگے، انہوں نے انہیں دھکے دے کر وہاں سے باہر نکال دیا اور پنڈت نہرو کے جو وعدے تھے وہ ہوا میں معلق رہے اور انہوں نے آ کر ہمیں تاراج کر کے ہمارے مسلم پنجاب کے علاقے کٹا کر، ہمارے لوگوں کو مہاجر بنا کر انہوں نے اپنا مقام یہاں آ کر ربوہ میں حاصل کیا۔ جس کو وہ اب ایک خود مختار چھوٹی سی اسٹیٹ بنا کر بیٹھے ہیں۔ وہ میونسپلٹی ہے، جو کچھ بھی ہے، وہ تو ان کے عزائم کی تشریح ہو چکی ہے۔

جناب والا! یہ ماسوائے اس کے ہرگز ہرگز ان کی کوئی تشریح نہیں ہے کہ یہ عالم اسلام کی یکجہتی کے خلاف سامراج کا ایک گڑھ ہے۔ یہ کوئی دین نہیں ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک، یہ کوئی فرقہ نہیں ہے۔ اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ زیر زمین چھپے ہوئے ہیں اور یہ چھپی ہوئی سازشیں ہیں۔ یہ ایک سیاسی تحریک ہے جو عالم اسلام کو خاکم بدہن تاراج کرنے پر مامور ہے۔

جناب والا! اب میں ایک نہایت ہی اپنی ناقص عقل کا یہاں اظہار کروں گا جو کہ ایک انسان کی حیثیت سے ہر انسان کے ذہن میں گردش کرتی ہے۔ یہ بات کہ وہ مسیح موعود تھے۔ انہوں نے آخری دور میں

آتا تھا اور انہوں نے معاشرے کی اصلاح کرنی تھی، جزاک اللہ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر منطقی طور پر دیکھا جائے تو کہہ سکتے ہیں کہ ماؤزے تنگ نے ۷۰ سے ۷۵ کروڑ انسانوں کو مارکسزم کا فلسفہ دیا۔ لینن تھا، اس کی بھی اپنی ایک فکر تھی۔ جناب والا! سب سے پہلے میں اپنی اس مقدس سرزمین کی اس حقیقت کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔ ہمارے قائداعظم رحمہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ انہوں نے مسلم لیگ اور برصغیر کے مسلمانوں کو ایک فلسفہ دیا اور ہم نے وطن حاصل کیا۔ قائداعظم نے وطن حاصل کیا، پاکستان حاصل کیا۔ ظاہر ہے کہ ایک فلسفہ تھا، ایک فکر تھی، جس کے نتیجے میں ہمیں پاکستان ملا۔ چلئے، ہمارے دشمن ہی سہی، گاندھی جی مہاراج جو مسلمانوں کو کہتے تھے:

"A band of converts cannot be a nation."

(مذہب بدلنے والوں کا ایک گروہ ایک قوم نہیں بن سکتا)

چھوڑیئے مگر تلخ حقائق ہی سہی۔ انہوں نے تحریک آزادی لڑی۔ تحریک خلافت بھی رہی ہے۔ انہوں نے بھارت کو آزادی دی۔ گاندھی جی اپنی قوم کے لئے ایک بہت بڑی چیز تھے اور دنیا کے نامور لیڈروں میں سے تھے۔ جناب والا! جمال عبدالناصر تھے، انہوں نے عرب دنیا کو اتحاد کا درس دیا تھا۔ ایک بہت بڑی بات ہے۔ افریقہ میں کئی ایسی شخصیات آئی ہیں۔ لہٰذا اس دور میں اگر اس جماعت کا تجزیہ کریں تو اس نے نہ تو اسلام کی اور نہ سیاسی خدمات انجام دی ہیں۔ اگر دوسری طرف ان کا فکر دیکھئے کہ آپ نے مذہب کے لئے کیا کیا ہے؟ وہ کتابیں ''انجام آتھم'' اور ''کشتی نوح'' اور اس کے علاوہ پتہ نہیں کیا کیا تھا اور جو نام خاص طور پر مجھے ذہنی فکر کا سب سے اوپر نظر آیا وہ ''ست بچن'' ہے۔ اس نام کو بتا سکتے ہیں کہ یہ جو نام ہے یہ کیا فکر رسا سے معمور نام ہے؟

اسلام دشمن ٹولہ

جناب والا! بحیثیت ایک مسلمان کے مجھ پر واجب ہے کہ میں اپنے دین کے معاملے میں عصبیت رکھوں۔ ایک شخص، ایک گروہ جو سرمایے کے زور پر عالم اسلام کو تاراج کر رہا ہے، ہمیں حق پہنچتا ہے کہ اس کی صحیح کیفیت جو ہے اس کو بے نقاب کریں۔ جناب والا! ہم نے ان تلخ حقائق کا جائزہ لیا ہے کہ جیفہ اور تل ابیب کے فنڈ پر چلنے والا یہ ٹولہ اسلام دشمن ہی نہیں ہے، یہ پاکستان دشمن پہلے ہے اور عالم اسلام کا سب سے بدترین (دشمن) ٹولہ ہے۔ کیونکہ اہل یہود کھلے ہیں، اہل ہنود کھلے ہیں۔ باقی جتنی سوشلسٹ قوتیں ہیں، جو آپ کو دنیا کے نقشے سے مٹانے کی خواہاں ہیں، اور آپ کے سامنے آپ کا اگر کوئی زیرزمین دشمن ہے تو وہ فقط یہی ٹولہ ہے جس کی پہچان میں ہر بار ہر وقت آپ کو تکلیف ہوئی ہے۔

قادیانیت انسانی ذہنیت کا بیت الخلاء؟

جناب! آپ خود جانتے ہیں کہ ہم نے کیا تاثر لیا ہے جو دین پر انہوں نے حملے کئے ہیں۔ آپ مسلمان ہیں، معزز ایوان مسلمان ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ انہوں نے دین پر کس قسم کے بے رحمانہ حملے کئے۔ یہ انسانیت سے معذور ہیں۔ جو لوگ انسانی ذہنیت سے معذور ہوں، جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسلام دشمن پلندہ تھا۔ کیا یہ پیغمبرانہ صفات ہیں۔ نعوذ باللہ، خاکم بدہن، میں تو کہتا ہوں کہ یہ انسانی ذہن کا بیت الخلاء تھا۔ انہوں نے جس طریقے سے عالم اسلام کی دل آزاری کی ہے۔

ملک توڑنے کے ذمہ دار؟

جناب والا! ہم نے ان کے خزاں رسیدہ جذبات اور اجل رسیدہ افکار کا جائزہ لیا ہے۔ جناب والا! ہم نے ان کی تمام مکاریوں کو تولا ہے۔ ہم نے اسے سیاسی ترازو میں نہیں تولنا ہے۔ یہ ہمارے دین کا معاملہ ہے۔ میرے تمام بھائیوں کے دین کا معاملہ ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے ملک میں اس مسئلے پر طوفان کھڑا ہوا ہے۔ ہماری زندگی قیمتی نہیں ہے۔ ہمارا ملک قیمتی ہے۔ ہماری قوم قیمتی ہے اور پھر وہ ملک اور قوم محض اسی فلسفے کی مرہون منت ہے جس کی حفاظت کے لئے قدرت نے اسے مامور کیا ہے۔ آپ کو یہ جائزہ لینا ہے کہ آپ کا ملک کیسے ٹوٹا۔ کس نے توڑا اور اس میں سب سے بدترین سازش انہی کی تھی۔ اگر آپ مجھے اجازت فرمائیں تو میں شیخ مجیب الرحمٰن کے وہ جملے جو پہلے سنے تھے، وہ اس معزز ایوان تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

جناب مجیب الرحمٰن اور قادیانی

(قادیانی جرنلوں اور افسر شاہی کا گروہ جو کہ درحقیقت زہریلے سانپوں کا ایک جتھا ہے۔ مجھے اقتیار منتقل نہیں کر رہا۔ یہ مجھے سلاخوں کے پیچھے بھیجنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک بے مقصد جنگ لڑیں گے اور آخر کار دشمن کے سامنے ہتھیار ڈال دیں گے۔ لیکن اپنے ملک کی اکثریتی عوام کے سامنے نہیں جھکیں گے۔)

تو جناب والا! یہ آخر کیا سازش تھی؟ اس سے ہمارے مشرقی پاکستان کے بھائی مکمل طور پر آگاہ تھے۔ مگر ہم بدنصیب اس خطے کے لوگ سمجھ نہیں آئی کہ ہم اپنے تنخواہ خوار ملازموں سے اتنی تذلیل اٹھانے والے ہیں۔ ہم نے اس کا جائزہ تک نہیں لیا کہ جن لوگوں کو آپ تنخواہ دیتے ہیں۔ ایک قوم کی حیثیت سے خزانہ آپ کا ہے۔ مملکت آپ کی ہے۔ کماتے آپ ہیں۔ خزانہ بھی اپنا آپ بھرتے ہیں۔ اس سے زیادہ تذلیل ہماری کیا ہوگی؟ ہم بدنصیب لوگوں کی، کہ ہمارے تنخواہ خوار ملازمین ہماری تذلیل کر کے، ہمیں دھکے دے کر ہمیں ملک بدر کر دیں کہ ہمیں انڈیا کا سٹیلائٹ بنا دیں۔

جناب والا! میں آپ سے مزید گزارش کروں گا اس سلسلے میں کہ اس وقت جو سازش زیر غور ہے اس میں بھارت جیسا منافق دشمن سب سے آگے شریک ہے۔ خدانخواستہ یہ مغربی پاکستان کو بھی تاراج کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی پالیسی یہ ہے کہ وہ عرب ممالک اور ایران کے سر پر پہنچ جائیں تاکہ وہ عرب ممالک کو کہیں کہ بابا! یہ ڈالر اٹھا کے اب انڈیا کے بنکوں میں رکھو، اب ایشیاء اور افریقہ کے لیڈر ہم ہیں۔ بڑی نیوی بھی ہم بنائیں گے، بڑی افواج بھی ہم بنائیں گے۔ آپ کا تحفظ اب ایک بہت بڑی سیکولر پاور کے ہاتھ میں آ گیا ہے۔ جناب والا! یہی عالم اسلام میں وہ قلعہ ہے جو ان کے عزائم میں سد راہ ہے۔ یہی وہ پاکستان تھا جو مشرق و مغرب سے بھارت کی قسطائیت کے پنجے کو بلاد اسلام تک پہنچنے سے روکے رہا۔ یہی وہ پاکستان ہے جس میں آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہی وہ بچا کھچا پاکستان ہے جو ان بدکرداروں کے نتیجہ میں یہی بچا کھچا پاکستان رہ گیا ہے۔

جناب والا! اسرائیل کے پرائم منسٹر کی تقریر آپ سن چکے ہوں گے کہ: ''مغربی پاکستان میں راہیں ہموار ہو سکتی ہیں۔'' یہ پیرس کے قرب میں کوئی شہر تھا، ۱۹۶۷ء کی تقریر ہے ڈیوڈ بن گورین کی۔ وہ کم بخت مر گیا۔ یہ اس کی تقریر ہے۔ اس نے یہ اظہار خیال کیا کہ بھارت جیسا سیکولر ملک جو پاکستان جیسے مذہبی اور جنونی کا بدترین مخالف ہو، وہ ہمارے لئے اس قدر زرخیز زمین ہے کہ ہم پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے سب سے پہلا جو اسٹینڈ ہے، ہمارے اڈے وہیں قائم ہوں گے۔

بھارت، اسرائیل نچوڑ؟

جناب والا! بھارت اسرائیل کا نچوڑ قادیان اور ربوہ ہے۔ حیفہ اور تل ابیب کا مظہر۔ یہ جس ذہانت کا اور جس علم وعرفان کا تذکرہ کر چکے ہیں، ہم نے دیکھا ہے۔ بڑی آسانی سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ مصدقہ جہالت کا مظہر اور مستند حماقت کا مجسمہ تھے۔ ہم نے غور وفکر کیا ہے۔ ان کا علم اور ذہانت کچھ نہیں ہے۔ یہ بھارت اور اسرائیل کا نچوڑ ہے اور وہیں سے انہیں پیسے ملتے ہیں اور یہیں سے ان کا یہ سارا کاروبار چلتا ہے۔ ان کا نظام حیات کہیے یا نظام کار کہیے، ان کا سارا انحصار غیر ملکی سرمائے پر ہے۔

اب میں جناب سے یہ مختصر گزارش کروں گا...... میں معذرت خواہ ہوں، اگر میری معروضات میں طوالت ہو گئی ہے...... تو جناب والا! اب اس وقت آپ اپنے ملک کے اندرونی و بیرونی حالات کا جائزہ لیں۔ ہم نے ان کے واقعات سنے، ہم نے ان کو بحیثیت مذہب کے بھی دیکھا اور بحیثیت دشمن کے بھی دیکھا۔ جناب والا! اس میں کوئی کلام نہیں کہ ہم پہلے اپنے دستخط شدہ ان کے محضر نامے کا جواب دے چکے ہیں۔ میرے اس طرف کے بھائیوں نے بھی دلائل دیئے ہیں اور معزز اراکین بھی تقاریر فرمائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ میں اپنی معروضات کا اظہار پوری طرح نہ کر سکا ہوں اور اتفاق سے کافی باتوں کا اظہار نہیں کر سکا

جو کہ ذہن سے سلب ہو گئی ہیں۔ تو میں اتنی گزارش کروں گا کہ نوے (۹۰) برس سے چلنے والی اس سازش کو میں گورنمنٹ پارٹی کو نہایت ہی انکساری سے اپیل کروں گا کہ یہ میرا کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ یہ ہم سب کی میراث ہے، مشترکہ میراث ہے۔

اسلام کا وارث ہر مسلمان ہے۔ یہ ہم سب کی وراثت ہے۔ یہ فرقہ جو اعلانیہ فرقہ ہے۔ یہ فرقہ جس کی کارکردگی بھی اعلانیہ ہے۔ اگر زیر زمین تھی تو سامنے آ گئی ہے۔ میں اتنی گزارش کروں گا کہ اس کا فیصلہ دیتے وقت اس معزز ایوان کو فیصلہ مبہم نہیں دینا چاہئے۔ وہ دھندلا فیصلہ ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ باہر ہمارے مضطرب بھائیوں کی تکلیف اور بڑھ جائے گی۔ ہمارے ملک کا امن عامہ درہم برہم ہو جائے گا۔ ہمارے ملک میں کشت وخون ناگزیر ہو جائے گا۔ ان تمام چیزوں کو سمجھنے کے لئے، ان تمام نزاکتوں کو سامنے رکھتے ہوئے، ہمیں ان مثبت نتائج کی طرف جانا چاہئے کہ ہمارا فیصلہ مثبت ہو، مدلل فیصلہ ہو۔ اس میں ان کا نام آنا چاہئے۔ اس میں عقائد آنے چاہئیں۔ اس میں تحریک کی تشریح آنی چاہئے اور پھر عقائد کی تشریح ہونی چاہئے تاکہ وہ مبہم فیصلہ عوام میں کسی بدگمانی کو جنم نہ دے سکے۔ لہٰذا میں اس معزز ایوان سے گزارش کروں گا کہ یہ چیزیں آپ سماعت کر چکے ہیں۔ ہم نے بہت تلخی سے اور اپنے ڈیکورم کے تابع اور اللہ اور اللہ کے حبیب ﷺ کے نام پر کسی اقلیت کو بھی انصاف دیا جائے۔ اس کی بھی سماعت کر لیں۔ اس کے بھی نظریات سن لیں۔ تو ہم نے جناب والا! طوعاً و کرھاً، بادل نخواستہ وہ تمام چیزیں برداشت کیں اور واقعات آپ کے سامنے ہیں۔

مگرمچھ، اژدھا!

اب گزارش یہ ہے کہ اس انتہائی پیچیدہ مسئلے کو، جو بظاہر پیچیدہ ہے، مگر جس وقت آپ نے انشاء اللہ اس کو حل کر دیا تو آپ دیکھیں گے کہ عالم اسلام میں جہاں جہاں ان کے بورڈ لگے ہوئے ہیں یا کینیڈا اور امریکہ تک آپ کے مدلل فیصلہ جات گئے تو آپ کی آواز سن کر وہ اندازہ کریں گے کہ آپ نے ایک بہت بڑے مگرمچھ، ایک بہت بڑے اژدھے کو مارا ہے۔ تو وہ اس قسم کا فیصلہ ہونا چاہئے کہ بیرون پاکستان اسلامی ممالک میں بھی اور باقی دنیا میں بھی ہماری اس صحیح حقیقت کو کہ کس بات کے پیش نظر اور کن واقعات کے پیش نظر ہم نے ایک دشمن کو کچلا ہے، ہم کوئی اقلیتوں کے قاتل نہیں ہیں، نعوذ باللہ۔ اسلام میں تو حکم ہے کہ ان کے حقوق کا تحفظ کرو۔ اگر وہ جزیہ دیتے ہیں تو ان کی جان و مال اور عزت کا تحفظ کرو۔ آپ ان کا تحفظ ضرور کیجئے، مگر یہ غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد۔ ہماری وزارت خارجہ کے جو ہمارے سفارت خانے ہیں۔ یہ ان کا بھی کام ہوگا کہ وہ وہاں کی پریس سے ان تمام واقعات کی نشرواشاعت ایک صحیح صورت میں دیں تاکہ دنیا ہمیں یہ نہ کہے کہ ہم کوئی قاتل ہیں یا ہم نے کوئی انسانی حقوق سلب کئے ہیں یا ہم نے کوئی

یونائیٹڈ نیشنز کے یا بین الاقوامی نظام کے چارٹر کی خلاف ورزی کی ہے۔

اس کے پیش نظر جو کہ آپ حضرات دیکھ چکے ہیں کہ ہمارے خلاف مختلف خطوط مختلف سمت سے آ رہے ہیں۔ یہ انہی کی تنظیم بھجوا رہی ہے۔ انہی کے ہر جگہ دفاتر ہیں اور تنظیمیں ہیں۔ تو جب بلاد اسلامیہ میں بھی ان کے متعلق بتایا جائے گا کہ یہ تو وہ ٹولہ ہے کہ جس نے اسرائیل میں بیٹھ کر عرب دنیا کے راز اسرائیل کو دیئے۔ انڈونیشیا کو سبوتاژ کیا۔ پاکستان کو سبوتاژ کیا۔ ہر جگہ بیٹھ کر عالم اسلام کے خلاف اپنے معاندانہ، مکارانہ اور عیارانہ پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اس وقت ہماری صورت حال خاصی میلی ہو چکی ہے۔ باہر چونکہ کسی کو علم نہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہم یکطرفہ کارروائی کر کے ظلم کر رہے ہیں۔ تو لہٰذا جناب والا! ہمارا فیصلہ ایک مثبت اور مضبوط فیصلہ ہو کہ ہماری قوم خوش ہو جائے۔ اس کے بعد بیرون ملک ہماری قوم کا وقار بلند ہو۔ وہ کہیں کسی غیر ملکی پراپیگنڈے یا ان کے پراپیگنڈے سے گرنے نہ پائے۔ میں ان معروضات کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (''قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ'' ج۵،ص۲۵۴۲تا۲۵۴۴)

غازی علم الدینؒ کو رسول اللہ (ﷺ) نے خواب میں بشارت دی

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ جیل میں گئے، تو جیل کا وارڈن جو ہندو تھا، اس نے قاضی صاحبؒ سے کہا: قاضی صاحبؒ آپ کو مبارک ہو! آپ آج اس کمرے میں آئے ہیں جس کمرے میں علم الدینؒ رہتا تھا۔ قاضی صاحبؒ کو دلچسپی ہوئی تو اس ہندو نے بتایا:

جس صبح کو غازی علم الدینؒ کو پھانسی لگنا تھی، اس آخری رات کو میں ڈیوٹی پر تھا، بجلی اور کوئی دوسرا انتظام نہ ہونے کے باوجود اس کا کمرہ روشن ہو جاتا تھا، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ اس کے پاس ماچس وغیرہ نہ ہو، جس کی وجہ سے آگ لگا کر وہ خودکشی نہ کر لے۔ اس کی تلاشی لینے کے باوجود کوئی اور چیز نہ ملی۔ تھوڑی دیر بعد پھر ایسا ہی ہوا، پھر تفتیش ہوئی، پھر ایسا ہی دو تین بار ہوا، میں نے غازی علم الدینؒ سے پوچھا؟ بھائی کیا بات ہے؟ تو غازی علم الدینؒ نے کہا: تم ہندو ہو، تمہیں بات سمجھ میں نہیں آئے گی، مجھے پھانسی لگنا ہے، اور اس میں مجھے ذاتی غرض تو ہے نہیں، میں نے حضور (ﷺ) کی عزت و ناموس کی خاطر کام کیا تھا، اس ضمن میں مجھے پھانسی لگنا ہے، آج آخری رات ہے، میں باوضو ہوں، جس وقت مجھے نیند آتی ہے تو حضور (ﷺ) کی زیارت ہوتی ہے، اور حضور (ﷺ) مجھے ارشاد فرماتے ہیں: بیٹا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، سویرے روزہ رکھ کر آنا، افطاری میرے ساتھ ہوگی!

یہ ہے حضور (ﷺ) کی ناموس اور عزت کی تحفظ کرنے والوں کے لئے بشارت!، اتنا اہم کام ،اتنی اہم ذمہ داری، جتنا کام اہم ہے اتنی ہی نوازشات اور محبتیں بھی اتنی ہی زیادہ ہیں۔

جناب فیض سلیم اور مرزائی مبلغ

محمد منظور احمد آفاقی

محترم جناب فیض سلیم (مرحوم) علامہ طالوتؒ کے انتہائی قریبی رشتہ داروں میں سے تھے۔ وہ اگرچہ عالم دین نہیں تھے لیکن علماء کی تقریریں نہایت توجہ سے سنتے تھے۔ ختم نبوت کے ساتھ عقیدت اور مرزائیوں سے نفرت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ فرنگی کی سازش کو خوب سمجھتے تھے۔ مسئلہ ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے افرنگ زدہ لوگوں کو حیران کر دیتے تھے۔ آبائی پیشہ کھیتی باڑی اور باغبانی تھا لیکن انہوں نے تعلیم حاصل کر کے محکمہ زراعت میں ملازمت اختیار کر لی تھی۔ سروس کے دوران ایک دفعہ ان کا تبادلہ چنیوٹ کے شہر میں ہوگیا۔ ان دنوں پاکستان نیا نیا بنا تھا اور مرزائی چناب نگر (ربوہ) میں آباد ہو رہے تھے۔ وہ گردونواح میں اپنے مذہب کی تبلیغ کا جال بھی بچھا رہے تھے۔ جناب فیض سلیم نے چنیوٹ پہنچ کر اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں اور جلد ہی ان کے خیالات ان کے محکمہ کے افراد میں پھیل گئے۔ ایک دن ان کے افسر انچارج نے انہیں اپنے دفتر میں بلایا اور کہا: ”ایک قادیانی مبلغ ہمارے ہاں اکثر آیا جایا کرتا ہے۔ کبھی کبھی وہ ہمارے عملے کو جمع کر کے تقریر بھی کرتا ہے اور لوگوں کو اپنے مذہب کی ترغیب دیتا ہے۔ ہم نے بہت کوشش کی ہے کہ کسی طرح وہ ہمارا پیچھا چھوڑ دے لیکن اس پر کسی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ ہم اس سے تنگ آ گئے ہیں۔ کیا آپ اس سے ہماری گلو خلاصی کرا سکتے ہیں؟“ YES SIR فیض سلیم نے جواب دیا: ”آپ ایک دفعہ اس کا آمنا سامنا کرا دیں میں اسے ایسی کھری کھری سناؤں گا کہ اگر اس میں غیرت وحمیت نام کی کوئی چیز ہوئی تو وہ زندگی بھر آپ کے دفتر کا رخ نہیں کرے گا۔“ افسر صاحب مطمئن ہو گئے۔

ایک دن حسب معمول وہ مرزائی مبلغ آن دھمکا۔ اس نے لوگوں کو جمع کیا اور تقریر شروع کر دی۔ آخر میں مرزائیت قبول کرنے کی درخواست کی۔ سامعین ابھی خاموشی کی حالت میں تھے کہ فیض سلیم خم ٹھونک کر کھڑے ہو گئے اور سینے پر ہاتھ رکھ کر بڑے ادب سے کہا: ”حضور! میں نے آپ کی تقریر بڑی توجہ سے سنی ہے۔ آپ کی باتیں میرے دل میں اتر گئی ہیں۔ میں آپ کا مذہب قبول کرتا ہوں۔“ مبلغ کے چہرے پر خوشی کے اثرات ظاہر ہوئے وہ اس پیشکش پر کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ فیض سلیم بولے: ”حضرت! آپ کا مذہب قبول کرنے کے بعد مجھے بہت سی قربانیاں دینی پڑیں گی۔ میرے خاندان اور برادری کے لوگ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے۔ عین ممکن ہے کہ مذہبی جنون رکھنے والے میری جان کے درپے ہو جائیں۔ کیا آپ لوگ میری حفاظت کا بندوبست کر سکیں گے؟“

کیوں نہیں، کیوں نہیں؟ مبلغ بولا: ”ہم آپ کو ہر طرح کا تحفظ فراہم کریں گے۔“

فیض سلیم: ”ابا جان مجھے گھر سے نکال دیں گے۔ کیا چنیوٹ شہر میں رہائش فراہم کر سکیں گے؟“

قادیانی مبلغ: ’’ضرور! ضرور! ہم آپ کی رہائش کا معقول انتظام کریں گے۔ اس بارے میں آپ پریشان نہ ہوں۔‘‘

فیض سلیم: ’’ابا جان تو مجھے جائیداد سے بھی عاق کر دیں گے۔ ہم زراعت پیشہ لوگ ہیں اور زرعی زمین کے بغیر رہ نہیں سکتے۔ ملازمت ایک عارضی شئے ہے۔ ریٹائر ہونے کے بعد مستقل سہارا یہی زرعی رقبہ بنتا ہے۔ کیا آپ مجھے دو مربعہ زرعی زمین الاٹ کرا دیں گے تاکہ میری باقی زندگی سکون کے ساتھ گزر سکے۔‘‘

قادیانی مبلغ کو ایک جھٹکا سا لگا لیکن وہ جلد ہی سنبھل گیا اور کہنے لگا: ’’اس سلسلے میں میں سر دست تو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ تاہم اپنی جماعت سے مشورہ کر کے ہی آپ کو جواب دوں گا۔‘‘

فیض سلیم: ’’میری زندگی کا سب سے اہم اور نازک ترین مسئلہ یہ ہوگا کہ میری بیوی مجھ سے طلاق لے کر الگ ہو جائے گی۔ میں جوان آدمی ہوں۔ گناہوں سے بچتا رہا ہوں اور آئندہ بھی بچنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ میرے عقد ثانی کا بندوبست کرا دیں گے؟‘‘

قادیانی مبلغ: ’’جی ہاں! ہم آپ کا نکاح کرا دیں گے۔‘‘

فیض سلیم: ’’بیوی کا انتخاب میری پسند کے مطابق ہوگا۔ کیونکہ زندگی میں نے گزارنی ہے۔ آپ نے نہیں۔‘‘

قادیانی مبلغ (کچھ سوچتے ہوئے) ’’آپ کی پسند؟‘‘

فیض سلیم: ’’میری پسند یہ ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود کی آٹھ نو بیٹیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ میرا نکاح کرا دیا جائے۔ اللہ اللہ خیر سلا۔‘‘

مرزائی مبلغ اس مطالبے پر اچھل پڑا اور بولا: ’’لاحول ولا قوۃ! یہ کیا مذاق ہے؟‘‘

فیض سلیم: ’’میں مذاق نہیں کر رہا بلکہ بڑی سنجیدگی سے اپنی نجی زندگی کا ایک اہم مسئلہ بیان کر رہا ہوں۔‘‘

قادیانی مبلغ: (چیختے ہوئے) ’’نہیں نہیں، ناممکن، ایسا نہیں ہو سکتا۔‘‘

فیض سلیم: ’’کیوں نہیں ہو سکتا؟ کیا مرزا (محمود) صاحب کوئی آسمان سے اتری ہوئی مخلوق ہیں جن کا رشتہ ناتا زمینی مخلوق کے ساتھ ممنوع ہو؟‘‘

قادیانی مبلغ: ’’خلیفہ ثانی کی بیٹی ایک عام آدمی کے نکاح میں اس کا تو تصور ہی گناہ ہے۔‘‘

فیض سلیم: ’’میں آپ کے مذہب کی خاطر کئی قربانیاں دے رہا ہوں اور آپ میری خاطر ایک قربانی بھی نہیں دے سکتے؟ کہاں گئی آپ لوگوں کی فراخ دلی؟‘‘

قادیانی مبلغ: ’’ہمیں اس قربانی سے معاف ہی رکھیں۔‘‘

یہ کہہ کر اس نے اپنا راستہ ناپا۔ وہ دن اور آج کا دن، اس مرزائی مبلغ نے پھر محکمہ زراعت کے دفتر کا رخ نہیں کیا اور لوگوں کو اس کی ’’تقریر دل پذیر‘‘ سے نجات مل گئی۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... تبصرہ نگار: مولانا اللہ وسایا

دفاع اہل سنت والجماعت: تصنیف: مولانا ساجد خان نقشبندی: صفحات: ۸۴۰: قیمت: درج نہیں: ناشر: مکتبہ ختم نبوت قصہ خوانی بازار پشاور۔

مولانا ساجد خان نقشبندی نوجوان محقق صاحب قلم وبیان، عالم دین ہیں۔ اسی عنوان بالا پر ان کی ایک عظیم ضخیم کتاب پہلے شائع ہوچکی ہے۔ اب فروری ۲۰۱۹ء میں اس کی یہ دوسری جلد سامنے آئی ہے۔ اس کتاب میں دیوبندی مسلک پر تین سو اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

قارئین دیکھیں گے کہ ہر رقیق سے رقیق مخالف کے اعتراض کا جواب مصنف نے وقیع سے وقیع حوالہ جات کے ساتھ منقح کر کے لکھا ہے کہ جواب پڑھتے ہی مصنف کو خراج تحسین پیش کئے بغیر چارہ نہیں رہ جاتا۔ ہمیں یہ بھی خوشی ہے کہ قادیانیوں کے وہ فرسودہ اعتراضات جن کا ساتھ ہی ساتھ امت نے جواب دے کر اپنا فرض منصبی ادا کیا مگر ان قادیانی اعتراضات کو مخالف نے نئی طرح سے گویا قادیانیت کی باتوں کو پیش کر کے اپنے اعتراض کے طور پر پیش کیا ہے۔ مگر اس کتاب کے مصنف نے ان تمام اعتراضات کا واضح مدلل جواب ایسا قلمبند کیا ہے کہ واقعی یہ کتاب علماء اہل سنت دیوبند پر تین سو اعتراضات کے جوابات پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا بن گئی ہے۔ کتاب میں قادیانی اعتراض کہ مولانا تھانوی ؒ نے مرزا کی کتب سے استفادہ کیا۔ ایسا باطل شکن، دندان توڑ۔ واضح اور مدلل تیس صفحات پر مشتمل جواب تحریر کیا جو حقائق افروز معلومات کا بے بہا گنجینہ ہے۔ کتاب بڑے سائز کے آٹھ صد چالیس صفحات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ طباعت اشاعت کی تمام خوبیوں کا مرقع یہ کتاب ہے جو کام ایک اکیڈمی کے کرنے کا تھا۔ اکیلے مصنف نے کر کے ہم سب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ جس پر وہ ڈھیروں مبارک باد کے مستحق ہیں۔

رزق حلال یا حرام کا فرق

اگر رزق حلال ہو تو اسے حق داروں میں تقسیم کرنے کی توفیق اللہ پاک عطا فرماتے ہیں اور مخلوق خدا میں رزق خدا کی تقسیم سے عقل پر سے پردے خود بخود ہٹتے چلے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس جو رزق حق داروں کا حق غصب کر کے حاصل کیا جاتا ہے اس کی حرص و ہوس ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی جاتی ہے اور ذخیرہ اندوزی و زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کے لالچ سے عقل پر پردے پڑتے جاتے ہیں۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

مبلغین حضرات کا سہ ماہی اجلاس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین حضرات کا سہ ماہی اجلاس ۱۳،۱۴ جون ۲۰۱۹ء کو مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کی زیر صدارت مرکزی دفتر ملتان میں منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل مبلغین حضرات نے شرکت کی: حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا توصیف احمد حیدرآباد، مولانا مختار احمد میرپور خاص، مولانا محمد حنیف سیال بدین، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاول پور، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا خالد عابد شیخوپورہ، مولانا محمد قاسم منڈی بہاؤالدین، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا فضل الرحمٰن سرگودھا، مولانا عبدالرشید غازی فیصل آباد، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد ساجد بھکر، مولانا محمد حمزہ لقمان مظفرگڑھ، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد طارق راولپنڈی۔ مولانا مفتی محمد خالد میر، مولانا عابد کمال پشاور، مولانا محمد اویس کوئٹہ نے شرکت کی۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔

مرحومین: حاجی غلام قاسم ڈیرہ غازی خان، حاجی محمد افضل اوکاڑہ، نجیب الرحمٰن چونیاں، مولانا عبدالحکیم الہ آباد قصور، قاری مزمل احمد نقشبندی، والد قاری بشیر احمد قصور، حاجی غلام سرور، محمد نواز شجاع آباد، حکیم فتح محمد میانوالی، حاجی بشیر احمد کراچی، مولانا مفتی عبدالرشید فتح پور، والد مفتی شہزاد احسان پور، والد مولانا محمد ادریس کوٹ ادو، مولانا حبیب اللہ کھوسو نواب شاہ، والد محمد آصف میرپور خاص، ملک غلام فرید موہانہ شجاع آباد۔ اجلاس میں آئندہ سہ ماہی کے لئے چار درجن سے زائد شہروں میں ختم نبوت کورس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں منڈی بہاؤالدین، ملکوال، فیصل آباد، چک جھمرہ، ستیانہ، ٹانڈلیاں والا، حیدرآباد، ٹنڈو الہ یار، نواب شاہ، گوجرانولہ، کولوتارڑ، گکھڑ، راولپنڈی، نصیرآباد، عمرکوٹ، سناواں، نواں کوٹ، جی الیون اسلام آباد، سلاں والی، جام پور، راجن پور، موسیٰ خیل، منڈی فیض آباد، اوکاڑہ، حویلی لکھا، اسلام پورہ، ظفروال، چونڈہ، کوٹلی، بھمبر، پلندری میں کانفرنسیں بھی منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز ۲۱ ستمبر کو سالانہ ختم نبوت کانفرنس لاہور اور ۲۴،۲۵ اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات وجمعہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی تاریخ بھی متعین کی گئی۔

ختم نبوت کانفرنس پاکپتن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دارالعلوم حنفیہ فریدیہ نزد میونسپل کمیٹی پاکپتن میں ۷؍مارچ ۲۰۱۹ء کو سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنماء مولانا خان محمد شیرانی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا طلحہ ایوب حیدری کے علاوہ قاری بشیر احمد عثمانی، جناب محمد جہانگیر، قاری محمد ابوبکر صدیق سمیت متعدد مذہبی و دینی شخصیات نے شرکت و خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی روح اور ایمان کی بنیاد ہے۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف اکابرین ختم نبوت کی جدوجہد ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ کانفرنس میں پاکپتن شہر کے مضافاتی علاقوں سے کارکنان ختم نبوت نے جوق در جوق شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۶؍مارچ ۲۰۱۹ء کو جامع مسجد نورہائی سٹریٹ ساہیوال میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت عالمی مجلس کے مقامی امیر اور جامعہ رشیدیہ کے مہتمم مولانا کلیم اللہ رشیدی نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری عبدالجبار، مولانا نور محمد، قاری بشیر احمد، مفتی ذکاء اللہ، قاری منظور احمد طاہر، پیرجی عبدالباسط، مولانا محمد عمران اشرفی، میئر بلدیہ مجاہد علی، جماعت اسلامی کے امیر جناب رحمت اللہ وٹو کے علاوہ قاری عتیق الرحمٰن، قاری نصیر احمد، قاری نوید احمد سمیت شہر بھر کی مذہبی قیادت نے شرکت وخطابات کئے۔ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ منصب ختم نبوت پر کام کرنے والی شخصیات براہ راست آپ ﷺ کی چوکیداری پر مامور ہیں۔ اسلام دشمن فتنوں سے امت کو بچانا ہم سب کے فرائض میں شامل ہے۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس لیہ

جامعہ اشرف المدارس کے زیر اہتمام ۱۸؍مارچ ۲۰۱۹ء بروز پیر بعد نماز مغرب جامعہ اشرف المدارس چوبارہ روڈ لیہ میں تحفظ ناموس رسالت وختم بخاری کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری محمد ساجد جبکہ ہدیہ نعت کی سعادت طاہر بلال چشتی، غلام حسین تونسوی اور جناب عبدالغنی نے حاصل کی۔ کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد احمد شاہ جمالی، مولانا سید عطاء اللہ شاہ ثالث کے بیانات ہوئے۔ بعدازاں شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی نے بخاری شریف کا درس ارشاد فرمایا۔ مہمان خصوصی خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد نے فضلاء کرام کو دستار فضیلت پہنائی اور اختتامی دعا

فرمائی۔کانفرنس کی نگرانی قاری عبدالشکور نے کی۔مولانا عبدالرحمٰن جامی اوران کے رفقاء نے پروگرام کی کامیابی میں بھرپور کرداراداکیا۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کروڑلعل عیسن

عالمی مجلس تحفظ نبوت کروڑلعل عیسن ضلع لیہ کے زیراہتمام چاہ رانجھے والا میں ۳/اپریل ۲۰۱۹ء بروز بدھ بعد نماز ظہر تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔تلاوت کلام پاک کی سعادت قاری محمد ارشد نے حاصل کی۔نعتیہ کلام حافظ ملک محمد مبشر صائم، جناب محمد نواز فردوسی، حافظ محمد صفدر اور جناب محمد بشیر نے پیش کئے۔نقابت کے فرائض ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد نے انجام دیئے۔کانفرنس سے پیر طریقت مولانا حبیب اللہ نقشبندی، مولانا عبدالماجد، مولانا محمد عارف اور مولانا اللہ نواز کروڑی کے بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس جوآنہ بنگلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام پیر کمال جوآنہ بنگلہ ضلع مظفرگڑھ کے زیراہتمام مدرسہ فیض القرآن میں ۴/اپریل ۲۰۱۹ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر کانفرنس منعقد ہوئی۔کانفرنس کا آغاز قاری محمد زاہد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ہدیہ نعت سید احمد الحسینی نے پیش کیا۔نقابت کے فرائض مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس نے انجام دیئے۔کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا، شیخ الحدیث مولانا محمد کریم بخش مہتمم جامعہ عمر بن خطاب ملتان، شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی، مولانا انیس الرحمٰن، مولانا خالد مکی کے بیانات ہوئے۔ضلع بھر سے علماء کرام اورعوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کوئز کورس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد الفلاح حسن آباد گیٹ نمبر۲ نزد کمہاراں والا چوک ملتان میں دوروزہ تحفظ ختم نبوت کوئز کورس ۳۰، ۳۱ مئی ۲۰۱۹ء بروز جمعرات و جمعہ بعد نماز عصر منعقد ہوا۔شرکاء کورس میں اکثر تعداد سکول و کالج کے طلباء کی تھی۔اس کے علاوہ کاروباری وملازمین حضرات دل چسپی سے کورس میں شریک ہوئے۔کورس میں ’’تحفظ ختم نبوت، حیات ونزول مسیح علیہ السلام، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان اور رد قادیانیت‘‘ یہ چار عنوانات سوالاً وجواباً پڑھائے۔کورس کے دونوں روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد وسیم اسلم نے اسباق پڑھائے گئے۔کورس کے دوسرے روز اختتام پر ایک انعامی تقریب بھی منعقد کی گئی جس میں سوالوں کے صحیح جوابات دینے والوں میں سینکڑوں روپے کے انعامات تقسیم کئے گئے۔علاوہ ازیں تمام شرکاء کورس میں جماعت کی طرف سے لٹریچر کے پیکٹ بھی تقسیم کئے۔کورس کی کامیابی میں جامع مسجد الفلاح کے خطیب مولانا حبیب الرحمٰن نقشبندی نے بھرپور کرداراداکیا۔

اسلام زندہ باد ❁ فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی ❁ تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

عظیم الشان ختمِ نبوّت کانفرنس لاہور

ان شاء اللہ

21 ستمبر 2019 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
استاذ المحدثین
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حافظ حضرت مولانا محمد ناصر الدین خان خاکوانی
پیر طریقت رہبر شریعت
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ
صاحبزادہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

042-35862404
0300-4304277
0300-4981840

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
5	فتاوی ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	700
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ. (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	لولاک کا خواجہ خواجگانؒ نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	300
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	100
23	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی۔اے ٹیکسلا	100
24	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد عمران	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت	مولانا محمد بلال	150
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	150
28	تذکرہ شہید اسلام سوانح حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150

نوٹ:..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ..... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی
ختم نبوۃ کانفرنس
عظیم الشان سالانہ
بمقام
جامع مسجد الصادق بہاولپور
3
اگست 2019
بروز ہفتہ
بعد از نماز عشاء
زیر صدارت حضرت مولانا محمد اسحاق ساقی
خان محمد
عزیز احمد
عزیز الرحمن
عطاء الرحمن
حضرت مولانا اللہ وسایا
حضرت مولانا ناصر الدین خاکوانی
خطیب اہلسنت واعظ خوش الحان حضرت مولانا محمد رفیق جامی آف فیصل آباد
شاعر ابن شاعر الحاج سید سلمان گیلانی آف لاہور
حضرت مولانا شمس الدین انصاری
حضرت مولانا فضل الرحمن بہاولپور
مفتی سید مظہر اسعدی
محترم جناب میاں بلیغ الرحمن سابق وزیر تعلیم پنجاب
علامہ حضرت مولانا شفقت الرحمن
غلام یسین صدیقی
محمد میاں
ارشاد احمد
محمد عبداللہ خیر پور ٹامیوالی
عبدالصمد
محمد اقبال
عبداللہ
محمد ابراہیم
شبیر محمد
ارشد نیاز
منیر اختر
حبیب
عبدالشکور
عبدالرزاق
حبیب الرحمن
محمد اقبال
محمد مشتاق
صہیب احمد
شعیب
حضور احمد
سیف الرحمن حاجی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور
برائے رابطہ
0300-6851586
0323-6517480
0322-6532053